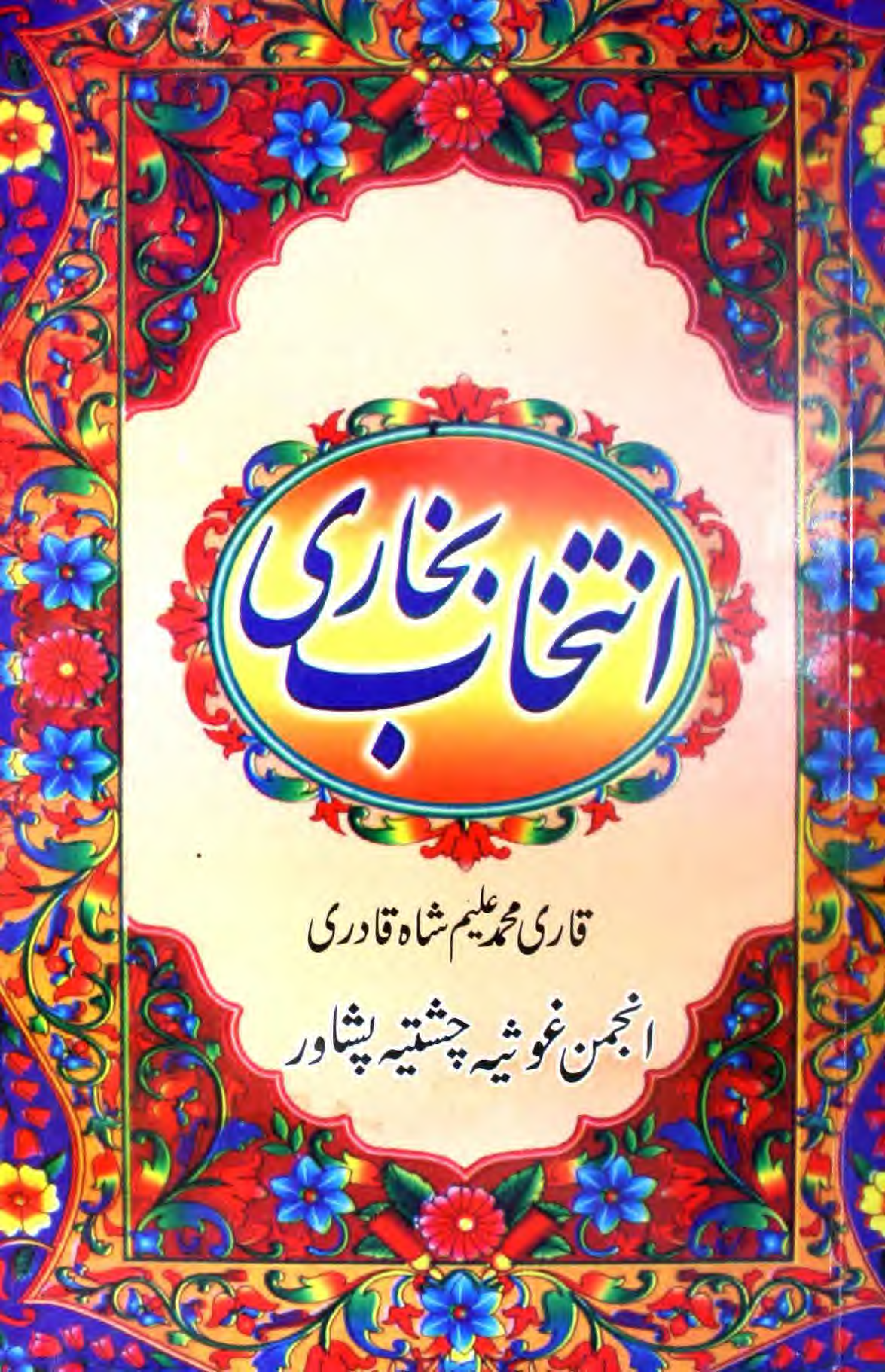
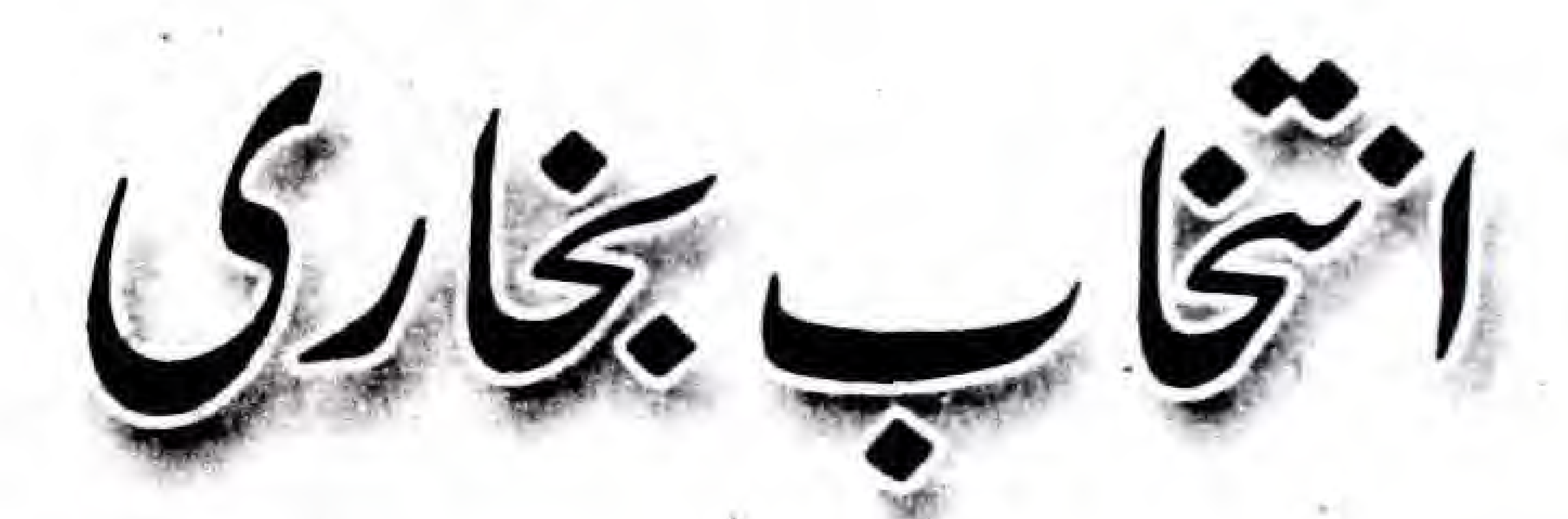
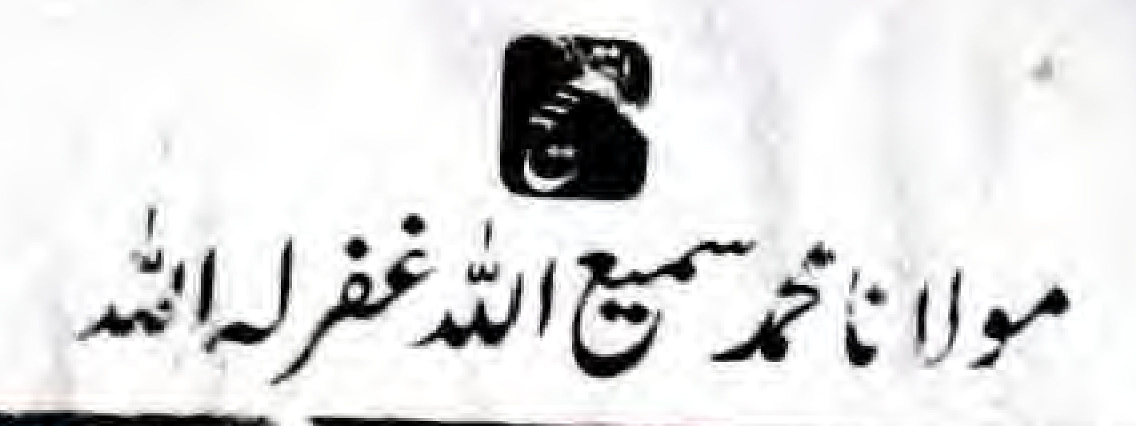


انتخاب بخاری
قاری محمد علیم شاہ قادری
انجمن غوثیہ چشتیہ پشاور







ناشر: انجمن غوثیہ چشتیہ پشاور

نام کتاب: انتخاب بخاری

تالیف: حافظ وقاری مولانا محمد علیم شاہ قادری

تصحیح: مولانا محمد سمیع اللہ غفرلہ اللہ

اشاعت: مئی 2005

ناشر: انجمن غوثیہ چشتیہ پشاور

قیمت: -/

پیش لفظ

اسلام دو چیزوں کے مجموعہ کا نام ہے۔ ایمان (یعنی صحیح عقائد) اور صالح اعمال چنانچہ حدیث جبرائیل علیہ السلام میں اس کا ذکر ہوا ہے۔ کہ ایک دفعہ حضرت جبرائیل علیہ السلام ایک خوبصورت انسان کی صورت میں بارگاہ نبوی میں حاضر ہو کر دوزانو تشریف فرما ہوئے۔ اور عرض کیا مجھے اسلام کے متعلق بتائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسلام یہ ہے کہ تو گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور حضرت محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کرے اور زکواۃ دے' ماہ رمضان کے روزے رکھے اور بیت اللہ شریف کا حج کرے اگر تو وہاں تک زادراہ کی استطاعت رکھے۔ پھر حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا کہ مجھے ایمان کے متعلق بتائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ایمان یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ' اس کے فرشتوں' اس کی کتابوں' اس کے رسولوں اور یوم آخرت کو دل سے مانے اور زبان سے اقرار کرے اور اچھی اور بری تقدیر کو دل سے مانے اور زبان سے اقرار کرے۔ اعمال صالحہ پر اجروثواب ملنے کے لئے ایمان شرط ہے۔ درست اور صحیح عقائد کے بغیر نیک اعمال بارگاہ خداوندی میں قبول نہیں۔ بنیادی عقائد میں توحید کے بعد رسالت ونبوت کا عقیدہ ہے۔ کچھ لوگ عقیدہ رسالت ونبوت میں افراط وتفریط کے شکار ہو گئے۔ رسول کا لغوی معنی ہے پیغام پہنچانے والا اور شریعت کی اصطلاح میں رسول وہ انسان ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنے احکام کی تبلیغ کے لئے مخلوق کی طرف بھیجا ہو۔ اس پر وحی نازل ہوتی ہو اور معجزے سے اس کے دعویٰ رسالت کی صداقت کی تائید کی گئی ہو۔ ہر رسول و نبی کے لئے معجزہ ضروری ہے تاکہ اس کے ذریعے سچے اور جھوٹے رسول و نبی میں فرق ہو سکے کیونکہ جھوٹے کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ معجزہ ظاہر نہیں کرتا۔ بندہ نہ تو پتھر کی طرح مجبور محض ہے جیسا کہ جبریہ کا مذہب ہے اور نہ فاعل مختار کہ اپنے افعال کا خود خالق ہو۔ جیسا کہ معتزلہ کا مذہب ہے بلکہ بندہ کو کسی حد تک اختیار دیا گیا ہے۔ جب بندہ کسی فعل کے کرنے کا ارادہ کرتا ہے' چاہے وہ فعل امور عادیہ سے ہو جس کو ماتحت الاسباب العادیہ سے تعبیر کیا جاتا ہے یا وہ فعل امور غیر عادیہ سے ہو جس کو مافوق الاسباب العادیہ

ا۔ صحیح مسلم حدیث نمبر ا

سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ بندہ کے اس ارادہ مصمم کو کسب اور اس ارادہ کے ساتھ جو اللہ تعالیٰ اس ارادہ کے مطابق فعل پیدا کرتا ہے اس کو خلق کہتے ہیں۔ (علامہ سعد الدین تفتازانی فرماتے ہیں): جب دلیل سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ خالق صرف اللہ تعالیٰ ہے اور یہ بات بھی بالکل واضح ہے کہ بندہ کے بعض افعال میں بندہ کی قدرت اور اس کے ارادہ کا دخل ہوتا ہے جیسے ہاتھ سے کسی چیز کو پکڑنے والے کے ہاتھ کی حرکت میں اور بعض میں نہیں ہوتا' جیسے رعشہ والے کے ہاتھ کی حرکت میں۔ اس اشکال سے چھٹکارے کے لئے ہمیں یہ کہنا پڑا کہ اللہ تعالیٰ خالق ہے اور بندہ کاسب ہے۔ اور اس کی تحقیق یہ ہے کہ کسی فعل کی طرف بندہ کا اپنی قدرت اور ارادہ کا صرف کرنا کسب ہے اور اس کے ارادہ کے بعد اللہ تعالیٰ کا اس فعل کو پیدا کرنا خلق ہے اور یہ فعل واحد دو قدرتوں کے ساتھ متعلق ہو کر مقدور ہے لیکن اس کی جہتیں مختلف ہیں۔ پس وہ فعل واحد بلحاظ ایجاد اللہ تعالیٰ کا مقدور اور بلحاظ کسب بندہ کا مقدور ہے۔ (علامہ سعد الدین تفتازانی متوفی ۷۹۱ھ۔ شرح عقائد نسفی ۶۵۔۶۶) علاج اور معالجہ بیماری سے حصول صحت کے لئے عادۃ سبب ہیں۔ اگر کوئی مریض یا زخمی شخص کسی حکیم یا ڈاکٹر سے علاج کراتا ہے تو شفا اور صحت حاصل کرنے کے لئے یہ امور عادیہ اور ماتحت الاسباب العادیہ ہیں۔ اور اگر کوئی مقدس برگزیدہ ہستی کسی کی نکلی ہوئی آنکھ کو لعاب دہن لگا کر اس کی جگہ پر فٹ کر دے اور وہ اسی وقت تندرست ہو کر اپنا کام شروع کر دے یا لعاب دہن لگانے سے کسی کی دکھی ہوئی آنکھ ٹھیک کر دے یا محض پھونک اور مسح سے کسی کی ٹوٹی ہوئی پنڈلی یا ٹانگ جوڑ دے یا لعاب دہن سے کسی کی زہر خوردہ ایڑھی ٹھیک کر دے تو یہ اسباب امور غیر عادیہ میں سے ہیں اور اسے مافوق الاسباب العادیہ کہا جاتا ہے۔ ان اسباب سے طلب شفا اس مقدس ہستی کا کسب ہے اور ان سے شفایاب ہونا یہ اللہ تعالیٰ کا خلق ہے۔ علامہ خیالی فرماتے ہیں۔ ان شفاء المریض بالدعاء عادی و بلا دویۃ الطبیۃ غیر عادی۔ (خیالی علی شرح العقائد النسفیہ) اس تفصیل کے بعد معجزے اور کرامت کو سمجھنا آسان ہوگا کہ اگر کسی امر خارق عادت کا تعلق رسول و نبی کی ذات سے ہے اس رسول و نبی کی دعویٰ رسالت و نبوت کی صداقت کے ثبوت کے لئے یہ منکر اس کی مثل لانے سے عاجز ہے تو یہ معجزہ ہے اور اگر مومن کامل متبع رسول و نبی کی ذات سے اس کا تعلق ہے تو یہ امر خارق عادت کرامت کہلاتا ہے۔ اگر یہ امر خارق عادت رسول و

کر دیا۔ جو ان کے حکم سے نرمی کے ساتھ چلتی ہے جہاں کا وہ قصد کریں اور ان کے حکم سے ہوا کے چلنے میں ان کی عجیب قدرت ہے اور بلاشبہ یہ معجزہ ان کی نبوت پر دلالت کرتا ہے۔ (فخر الدین رازی متوفی ۶۰۶ھ تفسیر کبیر ۱۹۶/۷)

علامہ آلوسی فرماتے ہیں فاراد ان یطلب من ربہ عزوجل معجزۃ (ترجمہ) حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنے رب سے معجزہ کی طلب کی۔ (تفسیر روح المعانی پ ۲۳ ص ۲۰۴) اور ہذا عطاؤنا کی تفسیر میں قاضی بیضاوی لکھتے ہیں تفویض التصرف فیہ الیک (تفسیر بیضاوی ۲۳۵/۲) کیونکہ ہم نے ان معجزات میں تصرف آپ کو سونپ دیا۔ امام رازی کی تفسیر میں اس بات پر کافی دلائل موجود ہیں کہ ہواؤں کا تابع ہونا نہ صرف سلیمان علیہ السلام کا معجزہ تھا بلکہ اللہ تعالیٰ نے اس معجزہ کو ان کی قدرت اور اختیار میں دے دیا تھا۔

معرکہ بدر میں حضورؐ نے کنکریوں کی مٹھی بھر کر لشکر کفار کی طرف پھینکی۔ کنکریوں کے ریزے ہر کافر کی آنکھ میں پہنچے وہ سب آنکھ ملنے لگے۔ ادھر سے مسلمانوں نے فوراً حملہ تیز کر دیا۔ ستر کافر مارے گئے اور ستر گرفتار ہوئے اور باقی بھاگ گئے۔ کسی انسان سے یہ عادۃً ممکن نہیں ہے کہ وہ کنکریوں سے بھری ایک مٹھی مخالف لشکر کی طرف پھینکے اور ہر سپاہی کی دونوں آنکھوں میں وہ کنکریاں پڑ جائیں اللہ تعالیٰ اس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ **وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی** ۔(انفال: ۱۷)۔ آپ نے وہ کنکریوں کی مٹھی نہیں پھینکی جس وقت آپ نے پھینکی لیکن اللہ تعالیٰ نے وہ مٹھی پھینکی۔ اس آیت کریمہ میں کنکریوں سے بھری مٹھی پھینکنے کی نسبت آپ کی طرف کی اور پھر اس کی نفی بھی کی۔ ایک چیز کا ہونا اور نہ ہونا بظاہر تعارض وتناقض وتنافی ہے۔ مفسرین کرام نے اس تعارض کو دور کیا ہے۔ چنانچہ فخر الدین رازی فرماتے ہیں۔ آپ ﷺ کے لئے اللہ تعالیٰ نے پہلے پھینکنا ثابت کیا اور پھر آپ ﷺ سے پھینکنے کی نفی کی۔ پس آیت کریمہ کا اس بات پر حمل کرنا ضروری ہے کہ آپ ﷺ کا پھینکنا بطور کسب تھا اور نہ پھینکنا بطور خلق تھا۔ (تفسیر کبیر ۳۵۹/۴)۔ علامہ ابوالبرکات نسفی حنفی لکھتے ہیں۔ اس آیت میں اس بات کو بیان کیا گیا ہے کہ بندہ کی طرف فعل کی نسبت بطور کسب ہوتا ہے یعنی بندہ فعل کا کاسب ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف بطور خلق ہوتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ اس فعل کا خالق ہوتا ہے۔ (تفسیر مدارک ۱۸۵/۶)۔

علامہ سید محمود آلوسی حنفی لکھتے ہیں۔ اس آیت میں اس بات پر استدلال کیا گیا ہے کہ بندوں کے افعال اللہ تعالیٰ کے تخلیق سے ہوتے ہیں اور بندوں کے لئے ان افعال کا کسب ہوتا ہے۔ (تفسیر روح المعانی پ ۹ ص ۱۸۵)۔ علامہ سید محمود آلوسی مزید لکھتے ہیں۔ واثبات ذلك له عليه الصلوٰة و السلام حقيقة على معنى انه فعله بقدرة اعطيت له ﷺ موثرة باذن الله تعالیٰ (تفسیر روح المعانی پ ۹ ص ۸۶)۔ اور یہ پھینکنا حضورؐ کے لئے حقیقتاً ثابت ہے بنا بریں کہ آپ ﷺ نے یہ فعل اس قدرت سے انجام دیا جو آپ کو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی تھی اور آپ ﷺ کی یہ قدرت اللہ کے اذن سے تاثیر کر رہی تھی۔

مفسرین کی ان تفاسیر سے معلوم ہوا کہ معجزات انبیاء علیہم السلام جو ان کے افعال ہوتے ہیں اور وہ ان کے کاسب ہوتے ہیں وہ ان کے اختیار میں ہوتے ہیں۔ یعنی وہ کاسب ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کا خالق ہوتا ہے۔

انبیاء کرام علیہم السلام کے معجزات کے بیشمار افراد ہیں ان میں سے ایک علم غیب عطائی بھی ہے۔ یعنی علم غیب جو نبی کو وحی الٰہی سے اور ولی کامل کو کشف و الہام الٰہی سے حاصل ہوتا ہے۔ یہ نبی کے لئے معجزہ اور ولی کے لئے کرامت ہے۔ چنانچہ علامہ رمضان آفندی شرح عقائد نسفی کی شرح میں لکھتے ہیں۔ (وايدهم اى الانبياء عليهم السلام بالمعجزات الناقضات للعادات كالعلم بالمغيبات و كلام الجمادات و المشى على الماء (حاشیہ رمضان آفندی علی شرح العقائد النسفی ص ۶۷) یعنی اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام علیہم السلام کی تائید فرمائی معجزات سے جو عادات کے ناقضات (توڑنے والے) ہیں۔ جیسے مغیبات کا علم اور جمادات کا کلام کرنا اور پانی پر چلنا۔ اس طرح میر سید شریف نے شرح مواقف میں بھی ذکر کیا ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ علم غیب اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے اور وحی والہام الٰہی سے بتانے کے بعد وہ غیب نہیں رہتا۔ نیز علم غیب کی تقسیم ذاتی اور عطائی درست نہیں ہے۔ صرف ایک علم غیب ہے جو اللہ تعالیٰ کو حاصل ہے۔

مگر ان کا یہ خیال درست نہیں۔ اس لئے کہ وحی اور الہام الٰہی سے حاصل ہونے والا علم غیب عطائی پر غیب کی تعریف صادق آتی ہے۔ امام بیضاوی علیہ الرحمۃ غیب کی تعریف کرتے ہیں۔

ی کا فعل نہیں ہے تو یہ معجزہ رسول و نبی کے اختیار میں نہیں ہوگا۔ جیسے نزول قرآن کہ یہ حضور ﷺ کا معجزہ ہے مگر اختیار میں نہیں تھا۔ اور اگر یہ امر خارق عادت رسول و نبی کا فعل ہے تو جس طرح افعال عادیہ بندہ کے اختیار میں ہیں کہ بندہ ان کا کاسب ہے اور اللہ تعالیٰ ان کا خالق ہے۔ اسی طرح رسول و نبی کے افعال خارق عادت ان کے اختیار میں ہیں کہ رسول و نبی ان کا کاسب اور اللہ تعالیٰ ان کا خالق ہے۔ (حافظ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں): نبی کے لئے ایک صفت (باعطاء الٰہی) ہوتی ہے جس سے وہ افعال غیر عادیہ (معجزہ) کر لیتا ہے۔ جیسے غیر نبی کو ایک صفت (باعطاء الٰہی) حاصل ہوتی ہے جس سے وہ حرکات اختیاریہ کرتا ہے۔ (حافظ ابن حجر عسقلانی متوفی ۸۵۲ھ فتح الباری ۱۶/۲۱)۔ علامہ عبدالعزیز پرہاروی شارح شرح عقائد نسفی فرماتے ہیں۔ شرط بعضھم ان لایکون المعجزۃ مقدور النبی علیہ الصلوۃ و السلام فاذا مشی علی الماء و طار فی الھواء فلیس المعجزۃ مشیہ و طیرانہ (فانہ مقدور لہ باقدار اللہ تعالیٰ) بل نفس القدرۃ علیھما و القدرۃ لیست مقدورۃ لہ والصحیح ان نفس المشی والطیران معجزۃ (نبراس شرح شرح العقائد ص۴۳۱، شرح مواقف ۸/ ۶۴۷۔ عبدالعزیز پرہاروی متوفی ۱۲۳۹ھ) (ترجمہ): بعض علماء نے معجزہ کے لئے یہ شرط لگائی ہے کہ معجزہ نبی کا مقدور نہ ہو پس جب نبی پانی پر چلے یا ہوا میں اڑے تو اس کا چلنا اور اڑنا معجزہ نہیں ہے کیونکہ اسے اقدار الٰہی اس پر قدرت حاصل ہے۔ بلکہ چلنے اور اڑنے کی طاقت معجزہ ہے اور وہ طاقت نبی کی قدرت میں نہیں ہے لیکن صحیح بات یہ ہے کہ نبی کا صرف چلنا اور اڑنا معجزہ ہے۔ علامہ برخوردار ملتانی نبراس کے حاشیہ میں اس کی وضاحت فرماتے ہیں کیونکہ اگر معجزہ نبی کی قدرت میں ہو تو وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی کی تصدیق کے قائم مقام نہ ہو سکے گا لیکن ان بعض علماء کی یہ بات غلط ہے کیونکہ جب نبی کو ایک امر خارق عادت پر قدرت ہو اور منکر نبی کو اس پر عادۃً قدرت نہ ہو تو یہ بہر حال نبی کا معجزہ ہوگا (علامہ برخوردار ملتانی حاشیہ نمبر 1 علی نبراس ص ۴۳۱) ولیس بشیء لان قدرتہ مع عدم قدرۃ غیرہ عادۃ معجزۃ (شرح مواقف) و ذھب آخرون الی ان نفس ھذہ الحرکۃ معجزۃ من حیث کونھا خارقۃ للعادۃ و مخلوقۃ للہ تعالیٰ و ان کانت مقدورۃ للنبی وھوالاصح ۔(شرح مقاصد) اور اکثرین کا مذہب یہ ہے کہ یہ افعال (پانی پر

چلنا ہوا میں اڑنا وغیرہ) خود معجزہ ہیں۔ کیونکہ یہ خلاف عادت یا خارقِ عادت افعال ہیں۔ اور اللہ
تعالیٰ کے پیدا کردہ ہیں اگرچہ یہ اللہ تعالیٰ کے نبی کی قدرت میں ہیں (کسب کے لحاظ سے) اور
یہی بات زیادہ صحیح ہے۔ اس عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک قوم نے یہ کہا کہ معجزہ نبی کی قدرت
میں نہیں ہوتا۔ لیکن اس بات کو علامہ عبدالعزیز پرہاروی، برخوردار ملتانی اور میر سید شریف نے یہ کہکر
رد کر دیا کہ جب نبی ایسا فعل پیش کرے جو عادۃً منکرین نبی کی طاقت اور قدرت میں نہ ہو تو وہ
بہرحال معجزہ ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ معجزہ جو نبی کا فعل ہو وہ نبی کی قدرت اور طاقت میں ہوتا
ہے۔ کسب کے لحاظ سے۔ اور نبی اظہار معجزہ میں جماد کی طرح مجبور محض نہیں ہے جیسا کہ جبریہ کا
مذہب ہے۔ آمدی نے بھی بعض کے نظریہ عدم قدرت نبی بر معجزہ کو یہ کہکر رد کر دیا کہ اکثرین کا یہی
مسلک ہے کہ معجزہ نبی کے اختیار میں ہوتا ہے اگرچہ معجزہ کی صورت میں ظاہر ہونے والے افعال کا
خالق اللہ تعالیٰ ہوتا ہے۔ (شرح مقاصد) اور یہ لوگ جو معجزہ پر قدرت و اختیار نبی کے منکر ہیں۔ یہ
معتزلہ ہیں جیسا کہ علامہ سعد الدین تفتازانی نے شرح مقاصد میں نقل کیا ہے۔ ذهب المعتزلة
الی ان المعجزة تكون فعلا لله تعالیٰ او واقعا بامره اوبتمكينه (شرح مقاصد ۱۷/۵)
یعنی معتزلہ کا مذہب یہ ہے کہ معجزہ خالص اللہ تعالیٰ کا فعل ہے نبی اس کا کاسب نہیں کیونکہ کاسب
فاعل ہوتا ہے اور فاعل معجزہ صرف اللہ تعالیٰ ہے۔ لہٰذا نبی کاسب بھی نہیں ہے مگر ان کا یہ نظریہ
کتاب وسنت کے خلاف ہے۔ اس لئے غلط ہے۔ چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد خداوندی ہے۔ قال
رب اغفرلی وهب لی ملكا لا ينبغی لاحد من بعدی انك انت الوهاب ۔ فسخرنا له
الريح تجری بامره (ص:۳۹) ترجمہ: حضرت سلمان علیہ السلام نے کہا اے میرے رب میرا
قصور معاف کر اور مجھ کو ایسی سلطنت دے کہ میرے سوا کسی کو میسر نہ ہو۔ آپ بڑے دینے والے
ہیں سو ہم نے ہوا کو ان کے تابع کر دیا کہ وہ ان کے حکم سے جہاں وہ چاہتے نرمی سے چلتی۔ اس
آیت کریمہ کی تفسیر میں امام رازی لکھتے ہیں ملک کے معنی ہے قدرت۔ پس سلمان علیہ السلام کی
دعا سے مراد یہ تھی کہ اے اللہ مجھے ان چیزوں پر قادر کر دے جن پر میرا غیر کسی وجہ سے قادر نہ ہو
سکے تاکہ ان چیزوں پر قدرت میری نبوت اور رسالت کی صحت پر معجزہ ہو جائے اور اس کلام کی
صحت پر دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس دعا کے بعد فرمایا ہم نے ہوا کو سلیمان علیہ السلام کے تابع

الخفی الذی لایدرکہ الحس ولایقتضیہ بداھۃ العقل (تفسیر بیضاوی ۱/ ۱۸)
یعنی غیب اس پوشیدہ کو کہتے ہیں جو حواس اور بداہت عقل انسے انسان حاصل نہ کر سکے
اور ظاہر ہے کہ وحی کو نہ حواس سے جانا جا سکتا ہے اور نہ بداہت عقل سے کیونکہ نزول وحی کے وقت
صحابہ کرام علیہم الرضوان موجود ہوتے مگر نہ حواس سے اور نہ عقل سے وحی کو جانتے تھے۔ بلکہ وحی ختم
ہونے کے بعد حضور علیہ صحابہ کرام کو بتاتے' تب ان کو علم حاصل ہو جاتا مگر ان کا یہ علم غیب نہیں
کیونکہ یہ حواس یعنی کان کے ذریعے سن کر جان لیتے تھے۔

قاضی بیضاوی غیب کی تعریف کرنے کے بعد اس کو دو قسموں کی طرف تقسیم کرتے ہوئے
فرماتے ہیں۔ وھو قسمان قسم لادلیل علیہ وھو المعنی بقولہ تعالیٰ وعندہ مفاتح
الغیب لایعلمھا الاھو وقسم نصب علیہ دلیل (تفسیر بیضاوی ۱/ ۱۸) یعنی غیب کی دو قسمیں
ہیں۔ نمبر ایک وہ غیب جس کے حصول پر کوئی دلیل نہ ہو۔ یعنی کسی سے حاصل نہ ہو سکے۔ اور وہ اللہ
کا علم ہے او وہی مراد ہے اس آیت کریمہ سے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں غیب کی چابیاں ہیں اس کے سوا
کوئی اس کو نہیں جانتا۔ کیونکہ اس کے حصول کا کوئی ذریعہ نہیں ہے۔

اور دوسری قسم وہ غیب ہے جس پر دلیل موجود ہو اور اس کے ذریعے وہ حاصل ہو سکے۔
جیسے وحی کے ذریعے نبی کے لئے اور کشف والہام الٰہی کے ذریعے ولی کامل کو۔ تفسیر بیضاوی کے
شارح شیخ زادہ اس کی تشریح میں فرماتے ہیں۔ وکلا القسمین غیب بالمعنی المذکور الا ان
الانسان یعلم القسم الثانی منہ و الغیب الذی اختص علمہ باللہ تعالیٰ و سبحانہ
ھو القسم الاول (شیخ زادہ علی تفسیر البیضاوی مکتبہ یوسفی دیوبند ۱/ ۸۹) یعنی یہ دونوں قسمیں غیب
ہے معنی مذکور کے اعتبار سے مگر انسان کو غیب کی دوسری قسم کا علم ہو سکتا ہے اور وہ غیب جس کا علم اللہ
سبحانہ وتعالیٰ کے ساتھ خاص ہے وہ غیب کی پہلی قسم ہے۔ اس تفصیل سے علم غیب عطائی کا علم غیب
کا قسم ہونا اور دلیل یعنی وحی والہام الٰہی سے حاصل ہونا نبی اور ولی کے لئے ثابت ہوا۔ اگر تفاسیر
سے ثابت ہونے والی بات کا کوئی انکار کرے تو یہ محض تعصب ہوگا۔ انتخاب بخاری میں علم غیب
عطائی کے ثبوت کے علاوہ بعض دیگر عقائد کا بیان بھی ہوا ہے۔

عزیزم جناب حافظ وقاری محمد علیم شاہ زید علمہ نے معجزے کی اس قسم یعنی علم غیب عطائی

کے ثبوت میں صحیح بخاری سے صحیح احادیث کا انتخاب کیا ہے اور بہت مفید رسالہ تالیف کیا ہے اللہ تعالیٰ سے دست بدعا ہوں کہ ان کی یہ سعی مشکور ہو اور مسلمانوں کو اس سے اصلاح عقائد نصیب ہو۔

حررہ مولانا محمد سمیع اللہ غفرلہ اللہ
انسٹرکٹر اسلامیات
زرعی تربیتی ادارہ
جمرود روڈ پشاور یونیورسٹی

تقریظ

پیر طریقت ورہبر شریعت قاری محمد اسحاق چشتی صابری دیشانوی قدسرہ العزیز

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

موجودہ دور میں امت مسلمہ کو اتفاق کی جتنی ضرورت ہے اس سے پہلے شاید کبھی نہ تھی کیونکہ آج امت مختلف مسالک اور مکتبہ فکر میں بٹی ہوئی ہے تاریخ گواہ ہے کہ ہلاکو خان نے اپنے دور حکومت میں جب کبھی کسی بھی ملک پر حملہ کرنا چاہا تو بلا جھجک کیا لیکن بغداد پر حملہ کرنے کیلئے اس نے برسوں انتظار کیا کیونکہ بغداد اس وقت اہل علم کا شہر تھا لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بغداد میں مسلمان فرقوں میں بٹتے گئے اور ہر ایک نے اپنی ڈیڑھ انچ کی مسجد تعمیر کرلی اس طرح بغداد کے عوام میں اتفاق واتحاد ختم ہوگیا تو ہلاکو خان کے جاسوسوں نے اسے حملہ کرنے کی دعوت دی بالآخر بغداد کو فتح کرلیا گیا آج پھر تاریخ اپنے آپ کو دہرا رہی ہے اور حالات عین وہی شکل وصورت اختیار کرگئے ہیں جو عروس البلاد پر ہلاکو خان کے حملہ کے وقت تھے فروعی مذہبی اختلافات نے ہر دور میں مسلمانوں کو انتشار وخلفشار سے دوچار رکھا ہے ان فروعی اختلافات نے بعد میں مختلف فرقوں کو جنم دیا اور یہی منفی صورتحال ملت اسلامیہ کے زوال کا سبب بن گئی ایسے نازک حالات میں ہمیں ایک ایسی رہنما کتاب کی اشد ضرورت ہے جس کا مطالعہ ہم میں ذہنی ہم آہنگی پیدا کرسکے اور جو ہمارے فروعی مذہبی اختلافات کو خاطر خواہ حد تک کم کرسکے۔ اس وقت ہمیں قرآن مجید اور احادیث کے سلسلے میں ایک ایسی کتاب کی ضرورت ہے جو تمام مسلمانوں اور خاص کر اہل علم طبقہ کے درمیان اختلافات ختم کرنے میں ممدومعاون ثابت ہو اس تناظر میں جناب

حافظ وقاری مولانا محمد علیم شاہ صاحب نے محنت شاقہ کے بعد بخاری شریف سے مختلف احادیث اکٹھی کیں اور ان کو ایک کتابی شکل میں ترتیب دیا جو آپ کے ہاتھوں میں بعنوان انتخاب بخاری موجود ہے اس کے علاوہ حضرت علامہ ومولانا محمد سمیع اللہ نعیمی صاحب کا بھی ممنون اور مشکور ہوں جنہوں نے قیمتی وقت نکال کر اس کتاب کے ترجمہ اور عنوانات کی تصحیح کا کام کیا اللہ تعالیٰ ان کے علم میں برکت عطا فرمائے اس کتاب کی تدوین کی خاص بات یہ ہے کہ اس میں ایسی احادیث نبوی ﷺ کو شامل کیا گیا ہے جو ہمارے معروضی حالات وواقعات کے تناظر میں ہمارے لئے مشعل راہ ثابت ہوسکتی ہیں۔ اب عوام کو چاہئے کہ آنکھوں سے تعصب کی عینک اتار کر اس کتاب کا مطالعہ کریں تاکہ جن شرپسند عناصر نے ان کے ذہنوں میں فتنہ پردازی کا جو بیج بویا ہے اس کا خاتمہ ہوسکے۔ دعا ہے کہ رب تعالیٰ حضرت قاری وحافظ محمد علیم شاہ صاحب کی اس کوشش کو حضور ﷺ کے صدقے اپنے دربار عالیہ میں قبول فرمائے۔ (آمین)

دعا گو ودعا جو

محمد اسحاق چشتی

خطیب جامعہ مسجد خردہ فروشاں

پیپل منڈی پشاور

تقریظ

مولانا محمد سمیع اللہ نعیمی

فاضل عربی، فاضل تنظیم المدارس، فاضل درس نظامی، ایم اے اسلامیات، ایم اے عربی، ایم فل، سابق مدرس وناظم جامعہ غوثیہ معینیہ بیرون یکہ توت پشاور

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم

دور حاضر میں لوگوں کے سامنے جب کسی عقیدے یا مسئلے کو بیان کیا جاتا ہے تو وہ فوراً سوال کرتے ہیں یہ کس حدیث سے ثابت ہے جب اس کے ثبوت میں حدیث مبارک پیش کی جاتی ہے تو فوراً کہہ دیا جاتا ہے کہ یہ بخاری شریف کی حدیث نہیں۔ اس لئے ضعیف ہے صحیح بخاری شریف سے حدیث پیش کریں۔ تاہم صحیح احادیث کا انحصار صرف صحیح بخاری شریف پر نہیں کیونکہ امام بخاری نے ایک لاکھ صحیح احادیث سے صحیح بخاری شریف کا انتخاب کیا ہے لہٰذا باقی کتب احادیث میں بھی صحیح احادیث موجود ہیں اور حدیث کی صحت کا دارومدار سند پر ہے نہ کہ صحیح بخاری پر اگر حدیث کی دیگر کتب میں صحیح سند سے حدیث مروی ہو تو حدیث صحیح ہوگی اور بخاری شریف میں ضعیف راوی سے حدیث مروی ہو تو اصول حدیث کی روشنی میں وہ حدیث صحیح متصور نہیں ہوگی۔ اس کی مثالیں صحیح بخاری کی معلق احادیث میں موجود ہیں لیکن بخاری شریف کی مسند احادیث عموماً صحیح ہیں ان صحیح احادیث سے فاضل محترم حافظ وقاری محمد علیم شاہ زادعلمہ نے سے بڑی محنت و جانفشانی کچھ احادیث کا انتخاب کیا جن کے صحیح ہونے میں شک کی کوئی گنجائش نہیں ہے مجھے ان احادیث کے ترجمے پر نظر ثانی، اور مناسب عنوانات قائم کرنے کے لئے کہا گیا راقم السطور نے تمام احادیث کو غور سے پڑھا اور ترجمے میں مناسب اصلاح کے بعد عنوانات قائم کئے اس رسالے سے

عوام اہلسنت کے عقائد کی مضبوطی ہوگی اور مخالفین ان کے دلوں میں جو شکوک وشبہات ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں یہ ان سے متاثر نہیں ہونگے اور شک میں مبتلا نہیں ہونگے۔ نیز شکوک وشبہات ڈالنے والوں کو بھی تنہائی میں یک سوئی سے مطالعہ کرنے سے بہت زیادہ فائدہ ہوگا اور عقائد کی اصلاح ہوگی کیونکہ صحیح بخاری کے ماننے والوں کے لئے صحیح بخاری سے صحیح احادیث کا انتخاب کیا گیا ہے۔ لہٰذا اس کی زیادہ سے زیادہ اشاعت سے فائدہ پہنچے گا اور عقائد کی اصلاح ہوگی جو بھی اس رسالے کی اشاعت میں جس طرح حصہ لے گا یقیناً اس کا ثواب اس کو آخرت میں ملے گا دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو تالیف کرنے والے اور نشر کرنے والوں کے لئے ذریعہ مغفرت بنادے۔

مولانا محمد سمیع اللہ نعیمی

انسٹرکٹر اسلامیات زرعی تربیتی ادارہ جمرود روڈ پشاور یونیورسٹی

بارگاہ نبوی میں بے ادبی کرنے والے کی علامات

حدیث نمبر 1: (ترجمہ) حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت علی بن ابی طالبؓ نے یمن سے سونے کا ایک ٹکڑا صاف لئے ہوئے چمڑے میں لپٹا ہوا رسول اللہ کی خدمت میں روانہ فرمایا۔ وہ ابھی مٹی سے علیحدہ نہیں کیا گیا تھا راوی کا بیان ہے کہ اسے رسول اللہؐ نے چار آدمیوں میں تقسیم فرما دیا۔ عیینہ بن بدر' اقرع بن حابس' زید الخیل اور چوتھا علقمہ بن علاثہ یا عامر بن طفیلؓ ہے۔ یہ حال دیکھ کر آپ کے اصحاب میں سے کسی نے کہا ہم ان لوگوں میں اس سونے کے زیادہ حقدار تھے۔ رسول اللہ کو یہ خبر پہنچی تو آپ نے فرمایا تم لوگ مجھ پر اعتماد نہیں کرتے ہو حالانکہ اس پروردگار کو مجھ پر اعتبار ہے جو آسمانوں پر ہے اور صبح و شام میرے پاس آسمانی خبر (وحی) آتی رہتی ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ اس وقت ایک اور شخص کھڑا ہوا جس کی آنکھیں دھنسی ہوئی' رخسار پھولے ہوئے' پیشانی ابھری ہوئی' گھنی داڑھی' سر منڈا اور اونچی ازار باندھے ہوئے تھا۔ کہنے لگا یا رسول اللہؐ! اللہ سے ڈریئے آپ نے فرمایا تیری خرابی ہو کیا تمام روئے زمین کے لوگوں میں اللہ سے ڈرنے کا میں زیادہ حقدار نہیں ہوں؟ راوی کہتا ہے پھر وہ شخص چلا گیا تو حضرت خالد بن ولیدؓ نے کہا یا رسول اللہ کیا میں اس کی گردن نہ اڑا دوں؟ آپ نے فرمایا نہیں کیونکہ شاید وہ نماز پڑھتا ہو۔ حضرت خالدؓ نے عرض کیا بہت سے نمازی ایسے ہوتے ہیں کہ منہ سے وہ باتیں کہتے ہیں جو ان کے دل میں نہیں ہوتی۔ آپ نے فرمایا کہ مجھ کو کسی کے دل ٹٹولنے یا پیٹ چیرنے کا حکم نہیں دیا گیا ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر آپ نے اس کی طرف دیکھا جبکہ وہ پیٹھ موڑ کر جا رہا تھا اور فرمایا اس شخص کی نسل سے ایسی قوم نکلے گی کہ کتاب اللہ کی تلاوت سے ان کی زبان تر ہوگی حالانکہ وہ کتاب ان کے حلق کے نیچے نہیں اترے گی۔ وہ دین سے اس طرح خارج ہو جائیں گے جیسے تیر شکار کے پار نکل جاتا ہے۔ راوی کہتا ہے کہ میرے خیال کے مطابق آپ نے یہ بھی فرمایا اگر وہ قوم مجھے ملے تو میں انہیں قوم ثمود کی طرح قتل کر دوں۔ (نزھۃ القاری 1780)

حوالہ:۔ صیح البخاری، رقم الحدیث 4351، صحیح مسلم 2452 رقم الحدیث، سنن ابوداؤد، رقم الحدیث 4764، بخاری 6931,6163,5058,4667,4351,3610,3344
7562,6933,7432

حدیث نمبر 2: (ترجمہ) حضرت عبداللہ بن عمرؓ خارجیوں کو بدترین مخلوق سمجھتے تھے اور آپ نے فرمایا کہ انہوں نے جو آیات کافروں کے بارے میں نازل ہوئیں تھیں وہ مسلمانوں پر چسپاں (لاگو) کردیں۔

حوالہ: صحیح البخاری، رقم الحدیث 6930,6929 کے درمیان ص نمبر 578

(ف) گستاخ رسول اور بے دینوں کے علامات اوران کے انجام کوان احادیث میں بیان کیا گیا ہے۔

ڈاکٹر اقبال نے کیا خوب کیا ہے۔

خود بدلتے نہیں قرآن کو بدل دیتے ہیں
ہوئے کس قدر فقیہان حرم بے توفیق

حدیث نمبر 3: (ترجمہ) حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا میرے اصحاب کو بُرا بھلا نہ کہو کیونکہ اگر تم میں سے کوئی اُحد پہاڑ کے برابر بھی سونا خرچ کرے تو وہ ان کے مُد یا نصف مُد جو کے برابر نہیں پہنچ سکتا۔

(مُد یعنی تقریباً 1 کلوگرام) (ف) صحابی رسولؐ کی عظمت شان کو واضح کیا گیا ہے۔

حوالہ:۔ صحیح البخاری رقم الحدیث 3673، صحیح مسلم رقم الحدیث 6488، سنن ابوداؤد رقم الحدیث 4658، سنن ابن ماجہ رقم الحدیث 161، الجامع الترمذی رقم الحدیث 3861۔

ثبوت علم غیب عطائی

حدیث نمبر 4: (ترجمہ) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ ایک مرتبہ اُحد پہاڑ پر چڑھے آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر صدیقؓ حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت عثمانؓ بھی تھے۔ اتنے میں پہاڑ کو جنبش ہوئی آپ نے فرمایا اے اُحد! ٹھہر جا کیونکہ تجھ پر اس وقت ایک نبی ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔

حوالہ: صحیح البخاری، رقم الحدیث 3675 ' ابوداؤد 4651 ' بخاری 3699,3686

(ف): اس حدیث سے حضور ﷺ کے لئے علم غیب عطائی ثابت ہوتا ہے۔ اور حضرت عمر و عثمانؓ کے مرتبہ شہادت پر فائز ہونے کا بیان ہے۔

دوستان الٰہی سے محبت کرنے کا آخرت میں فائدہ کا ذکر ہے

حدیث نمبر 5: (ترجمہ) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہؐ سے پوچھا کہ قیامت کب آئے گی؟ آپ نے فرمایا تو نے اس کے لئے کیا سامان مہیا کیا ہے؟ اس نے کہا کچھ بھی نہیں البتہ میں اللہ اور اس کے رسولؐ سے محبت رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا :بس تو قیامت کے دن انہیں کے ساتھ ہوگا جن سے محبت رکھتا ہے حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ ہم کسی بات سے اتنے خوش نہ ہوئے جس قدر رسول اللہؐ کے اس فرمان سے خوش ہوئے کہ "جس کو تو محبوب رکھتا ہے انہیں کے ساتھ ہوگا"۔ حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ میں تو رسول اللہؐ حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ کو دوست رکھتا ہوں۔ مجھے امید ہے کہ اس محبت کی وجہ سے میں ان کے ساتھ ہوں گا اگرچہ میں نے ان کے جیسے عمل نہیں کئے ہیں۔

حوالہ: صحیح البخاری، رقم الحدیث بخاری 7152,6171,6167 ' تبیان ج 7 ص 68 ' 3688 ' مسلم شریف 6713 ' ترمذی 2385 ' معجم الاوسط 410 ' احمد 13189

حدیث نمبر 6: (ترجمہ) حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا انصار سے وہی محبت رکھے گا جو مومن ہوگا اور ان سے دشمنی وہی رکھے گا جو

منافق ہوگا۔ اس بناء پر جو شخص ان سے محبت رکھے گا۔ اس سے اللہ بھی دوستی رکھے گا اور جو شخص ان سے بغض رکھے گا اللہ تعالیٰ اس سے عداوت رکھے گا۔
حوالہ:۔ صحیح البخاری، رقم الحدیث 3783، ابن ماجہ 163، مسلم شریف 237، المعجم الاوسط 6946، احمد 16996، نزھۃ القاری 1992۔

صحابہ کرام علیہم الرضوان کی پیروی کرنے والوں کے لئے نبی کریمؐ نے دعا فرمائی ہے

حدیث نمبر 7: (ترجمہ) حضرت زید بن ارقمؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ایک دفعہ انصار نے عرض کیا یا رسول اللہؐ ہر نبی کے کچھ اتباع ہوا کرتے ہیں اور ہم نے آپ کی پیروی کی ہے اب جو لوگ ہمارے پیروکار ہیں ان کے لئے دعا فرمایئے کہ اللہ انہیں بھی ہماری ہی طرح کر دے تو آپ نے ان کے متعلق دعا فرمائی۔
حوالہ:۔ صحیح البخاری، رقم الحدیث 3787، نزھۃ القاری 1995، بخاری 3788۔

حضورؐ سے صحابہ کرام کی محبت اور صحابہ کرام پر تنقید کرنے سے ممانعت کا ذکر ہے

حدیث نمبر 8: (ترجمہ) حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عباسؓ کا گزر انصار کی مجالس میں سے کسی ایسی مجلس پر ہوا کہ وہ رو رہے تھے۔ انہوں نے رونے کی وجہ پوچھی تو انصار کہنے لگے ہم کو رسول اللہؐ کے ساتھ بیٹھنا یاد آیا ہے۔ آپ بیمار تھے یہ سن کر وہ رسول اللہؐ کے پاس گئے اور آپ کو اس بات کی اطلاع دی۔ حضرت انس کا بیان ہے کہ پھر رسول اللہؐ باہر تشریف لائے اور آپ اپنے چادر کا حاشیہ باندھے ہوئے تھے۔ پھر آپ منبر پر چڑھے بس یہ آخری دفعہ منبر پر چڑھنا تھا اور اللہ کی حمد و

ثناء کی پھر فرمایا لوگو! میں تمہیں انصار کی بابت وصیت کرتا ہوں کیونکہ یہ میری جان وجگر ہیں۔ انہوں نے اپنا حق ادا کر دیا ہے البتہ ان کا حق باقی رہ گیا ہے لہٰذا تم ان کے نیکوکار کی نیکی قبول کرو اور ان کے خطا کار سے درگزر کرو۔ نزھۃ القاری 2000

حوالہ:۔ صحیح البخاری، رقم الحدیث 3799 ' ترمذی 3907 ' بخاری 3801

حضورؐ سے تعلق رکھنے والوں کو آخرت میں نفع پہنچے گا

حدیث نمبر 9: (ترجمہ) حضرت عباس بن عبدالمطلبؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہؐ سے عرض کیا کہ آپ نے اپنے چچا ابو طالب کو کیا نفع پہنچایا جو آپ کی حمایت کیا کرتا تھا اور آپ کی خاطر غصے ہوا کرتا تھا۔ آپ نے فرمایا وہ ٹخنوں تک آگ میں ہے اگر میں نہ ہوتا تو وہ آگ کی تہہ میں بالکل نیچے ہوتا۔ بخاری 6575,6208

حوالہ: صحیح البخاری، رقم الحدیث 3883 ' نزھۃ القاری 2033

نبی کریمؐ کا دور سے چیزوں کو دیکھنے کا ثبوت ہوتا ہے

حدیث نمبر 10: (ترجمہ) حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب قریش نے معراج کی بابت میری تکذیب کی تو میں حطیم میں کھڑا ہو گیا اللہ تعالیٰ نے بیت المقدس کو میرے سامنے کر دیا چنانچہ میں ان لوگوں کو اس کی نشانیاں بتانے لگا اور اس وقت میں اسے دیکھ رہا تھا۔ بخاری 4710 ' تبیان ج 6447

حوالہ: صحیح البخاری رقم الحدیث 3886 ' نزھۃ القاری 2035

مردے سنتے ہیں

حدیث نمبر 11: (ترجمہ) حضرت ابو طلحہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہؐ نے بدر کے دن چوبیس قریشی سرداروں کو بدر کے کنوؤں میں سے ایک گندے ناپاک

کنویں میں پھینک دینے کا حکم دیا اور آپ کا یہ معمول تھا کہ جب آپ کسی قوم پر فتح حاصل کرتے تو اس میدان میں تین دن تک قیام فرماتے پھر فتح بدر کے تیسرے دن ہی آپ نے وہاں سے کوچ کرنے کا حکم دیا آپ کی اونٹنی پر کجاوہ کس دیا تھا۔ پھر آپ وہاں سے روانہ ہوئے۔ آپ کے اصحاب بھی آپ کے ساتھ تھے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں اندازہ ہو گیا تھا کہ آپ کسی نئے کام کے لئے تشریف لے جا رہے ہیں تا آنکہ آپ کنویں کے کنارے پر جا کر ٹھہر گئے اور مقتولین کفار کے نام بنام مع ان کی ولدیت اس طرح پکارنے لگے اے فلاں بن فلاں کیا تم کو یہ آسان نہ تھا کہ تم اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرتے ہم سے تو جس ثواب و اجر کا ہمارے مالک نے وعدہ کیا تھا وہ ہم نے پالیا۔ تم سے جس عذاب کا پروردگار نے وعدہ کیا تھا۔ تم نے بھی وہ پالیا ہے یا نہیں؟ راوی کا بیان ہے کہ حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ کیا آپ ایسی لاشوں سے گفتگو کرتے ہیں جن میں روح نہیں ہے؟ آپ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں محمدؐ کی جان ہے میں جو باتیں کر رہا ہوں تم ان کو مردوں سے زیادہ نہیں سنتے۔

حوالہ:۔ صحیح البخاری، رقم الحدیث 3976، نزھۃ القاری 2074

اللہ کے رسولؐ کی گستاخی کرنیوالے کو قتل کرنا جائز ہے

حدیث نمبر 12: (ترجمہ) حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا کہ کعب بن اشرف کی کون خبر لیتا ہے؟ کیونکہ اس نے اللہ اور اس کے رسولؐ کو بہت تکلیف دی ہے۔ حضرت محمد بن مسلمہؓ کھڑے ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! کیا آپ پسند کرتے ہیں کہ میں اس کا کام تمام کر دوں؟ آپ نے فرمایا: ہاں۔ انہوں نے کہا تو پھر مجھے اجازت دیجئے کہ میں جو مناسب سمجھوں کہوں۔ آپ نے فرمایا تجھے اختیار ہے چنانچہ حضرت محمد بن مسلمہ اس کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ یہ شخص ہم سے صدقہ مانگتا ہے اور اس نے ہمیں بڑی مشقت میں مبتلا کر رکھا ہے۔ لہذا میں تجھ سے کچھ قرض لینے آیا ہوں۔

کعب بولا ابھی تو تم اس سے اور بھی تکلیف اٹھاؤ گے۔ حضرت محمد بن مسلمہؓ نے کہا کہ اب تو ہم نے اس کا اتباع کر لیا ہے ہم اسے چھوڑنا نہیں چاہتے جب تک دیکھ نہ لیں کہ آگے کیا رنگ ڈھنگ ہوتا ہے۔ اس وقت تو میں تیرے پاس اس لئے آیا ہوں کہ ایک یا دو وسق قرض لوں۔ کعب بن اشرف نے کہا اچھا تو میرے پاس کوئی چیز گروی رکھو۔ انہوں نے کہا تم کیا چیز رکھنا چاہتے ہو؟

کعب نے کہا اپنی عورتیں رہن رکھ دو۔ انہوں نے کہا ہم اپنی عورتیں تیرے پاس کیسے رہن رکھ دیں؟ تو عرب میں بہت خوبصورت آدمی ہے۔ کعب نے کہا تو پھر اپنے بیٹے میرے پاس گروی رکھ دو۔ انہوں نے کہا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ہم اپنے بیٹے تیرے پاس رہن رکھ لیں تو ان کو گالیاں دی جائیں گی اور کہا جائے گا کہ انہیں ایک یا دو وسق کے عوض رہن رکھا گیا تھا اور یہ بات ہمارے لئے باعث شرم و عار ہے البتہ ہم اپنے ہتھیار تیرے پاس گروی رکھ سکتے ہیں۔ پس ہتھیار لیکر آنے کا وعدہ اس سے کیا۔ پھر رات کے وقت کعب کے رضاعی بھائی ابو نائلہؓ کو لیکر آئے کعب نے ان کو ایک قلعہ کی طرف بلایا پھر خود ان کے پاس آنے لگا۔ تو اس کی بیوی نے کہا تو اس وقت کہاں جا رہا ہے؟ کعب نے جواب دیا یہ تو صرف محمد بن مسلمہؓ اور میرے رضاعی بھائی ابو نائلہؓ ہے۔ بیوی نے کہا میں تو ایسی آواز سنتی ہوں جس سے خون ٹپکتا ہے کعب نے کہا خطرے کی کوئی بات نہیں وہاں پر میرا دوست محمد بن مسلمہؓ اور میرا رضائی بھائی ابو نائلہؓ ہے۔ کرم پیشہ انسان اگر رات کے وقت نیزہ مارنے کے لئے بھی بلایا جائے تو فوراً اس دعوت کو قبول کر لیتا ہے راوی کا بیان ہے کہ ادھر محمد بن مسلمہؓ اپنے ساتھ دو اور آدمی لے کر آئے تھے اور ایک روایت کے مطابق ساتھ والے شخص ابو عبس بن جبر، حارث بن اوس اور عباد بن بشر رضی اللہ عنہم تھے۔ حضرت محمد بن مسلمہؓ نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ جب کعب یہاں آئے گا تو میں اس کے بال پکڑ کر سونگھوں گا جب تم دیکھو کہ میں نے اس کے سر کو مضبوطی سے تھام لیا ہے تو تم نے جلدی سے اس کا کام تمام کر دینا ہے۔ راوی نے ایک دفعہ یوں بیان کیا کہ پھر میں تمہیں سونگھاؤں گا الغرض کعب ان کے پاس سر کو چادر سے لپیٹے ہوئے آیا جس میں سے خوشبو کی مہک اٹھ رہی تھی تب حضرت محمد بن مسلمہؓ نے کہا

میں نے آج کی طرح خوشبودار ہوا نہیں سونگھی۔ کعب نے کہا میرے پاس عرب کی وہ عورت ہے جو سب عورتوں سے زیادہ معطر رہتی ہے اور حسن و جمال میں بھی بے نظیر ہے۔ پھر محمد بن مسلمہؓ نے کہا کیا تو مجھے اپنا سر سونگھنے کی اجازت دیتا ہے۔ اس نے کہا ہاں تب انہوں نے خود بھی سونگھا اور اپنے ساتھیوں کو بھی سونگھایا۔ پھر محمد بن مسلمہؓ نے کہا مجھے دوبارہ سونگھنے کی اجازت ہے؟ اس نے کہا ہاں۔ پھر جب محمد بن مسلمہؓ نے اسے مضبوط پکڑ لیا تو اپنے ساتھیوں سے کہا ادھر آؤ چنانچہ انہوں نے اسے قتل کر دیا۔ پھر رسول اللہؐ کے پاس آئے اور آپ کو اس کے قتل کرنے کی خوشخبری سنائی۔

حوالہ:۔صحیح البخاری، رقم الحدیث 3032,3031,2510,4037

مافوق الاسباب امور میں استعانت جائز ہے

حدیث نمبر 13: (ترجمہ) حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہؐ نے چند انصار کو ابو رافع یہودی کے پاس بھیجا اور ان پر عبداللہ بن عتیکؓ کو امیر مقرر کیا۔ یہ ابو رافع رسول اللہؐ کو سخت اذیت دیا کرتا تھا اور آپ کے مخالفین کی اعانت کرتا تھا۔ زمین حجاز میں اس کا قلعہ تھا وہ اس میں رہا کرتا تھا۔ جب یہ لوگ اس کے پاس پہنچے تو سورج غروب ہو چکا تھا اور شام کے وقت لوگ اپنے مویشی واپس لا چکے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عتیکؓ نے اپنے ساتھیوں سے کہا تم اپنی جگہ پر بیٹھو میں جاتا ہوں اور دربان سے مل کر نرم نرم باتیں کر کے قلعہ کے اندر جانے کی کوئی تدبیر کرتا ہوں چنانچہ وہ قلعہ کی طرف روانہ ہوئے اور دروازے کے قریب پہنچ کر خود کو کپڑوں میں اس طرح چھپایا گویا قضاء حاجت کے لئے بیٹھے ہوئے ہیں۔ اس وقت اہل قلعہ اندر جا چکے تھے دربان نے اپنا آدمی سمجھ کر آواز دی کہ اے اللہ کے بندے! اگر تو اندر آنا چاہتا ہے تو آجا میں دروازہ بند کر رہا ہوں۔ عبداللہ بن عتیکؓ کہتے ہیں کہ یہ سن کر میں قلعہ کے اندر داخل ہوا اور چھپ گیا جب سب لوگ اندر آ چکے تو دربان نے دروازہ بند کر کے چابیاں کھونٹی پر لٹکا دیں۔ عبداللہؓ کا بیان ہے کہ میں نے اٹھ

کر چابیاں لیں اور قلعہ کا دروازہ کھول دیا۔ ادھر ابو رافع کے پاس رات کو داستان گوئی ہوا کرتی تھی وہ اپنے بالاخانے میں رہتا تھا جب داستان گو اس کے پاس سے چلے گئے تو میں اس کی طرف چلنے لگا اور جب کوئی دروازہ کھولتا تھا تو اندر کی طرف سے اسے بند کر لیتا تھا۔ میرا مطلب یہ تھا کہ اگر لوگوں کو میری خبر ہو جائے تو مجھ تک ابو رافع کو قتل کرنے سے پہلے نہ آ سکیں۔ جب میں اس کے پاس پہنچا تو معلوم ہوا کہ وہ ایک تاریک مکان میں اپنے بچوں کے درمیان سو رہا ہے چونکہ مجھے معلوم نہ تھا کہ وہ کس جگہ پر ہے؟ اس لئے میں نے ابو رافع کہہ کر آواز دی اس نے جواب دیا کون ہے؟ میں آواز کی طرف جھکا اور اس پر تلوار سے زوردار وار کیا جبکہ میرا دل دھک دھک کر رہا تھا۔ اس ضرب سے کچھ کام نہ نکلا اور وہ چلانے لگا تو میں مکان سے باہر آ گیا تھوڑی دیر ٹھہر کر پھر داخل ہوا پھر میں نے کہا اے ابو رافع' یہ کیسی آواز تھی؟ اس نے کہا تیری ماں پر مصیبت پڑے ابھی ابھی کسی نے اس مکان میں مجھ پر تلوار کا وار کیا تھا۔ حضرت عبداللہؓ کا بیان ہے کہ میں نے پھر ایک اور بھرپور وار کیا مگر وہ بھی خالی گیا اگرچہ اس کو زخم لگ چکا تھا لیکن وہ اس سے مرا نہیں تھا۔ اس لئے میں نے تلوار کی نوک اس کے پیٹ پر رکھی (خوب زور دیا تو) اس کی پیٹھ تک پہنچ گئی جب مجھے یقین ہو گیا کہ میں نے اسے مار ڈالا ہے تو میں پھر ایک ایک دروازہ کھولتا ہوا سیڑھی تک پہنچ گیا۔ چاندنی رات تھی یہ خیال کر کے کہ میں زمین پر پہنچ گیا ہوں۔ نیچے پاؤں رکھا تو دھڑام سے نیچے آ گرا جس سے میری پنڈلی ٹوٹ گئی میں نے اپنی پگڑی سے اسے باندھا اور باہر نکل کر دروازے پر بیٹھ گیا اپنے دل میں کہا کہ میں یہاں سے اس وقت تک نہیں جاؤں جب تک مجھے یقین نہ ہو جائے کہ میں نے اسے قتل کر دیا ہے۔ لہٰذا جب صبح کے وقت مرغ نے اذان دی تو موت کی خبر سنانے والا دیوار پر کھڑا ہو کر کہنے لگا۔ لوگو! حجاز کے سوداگر ابو رافع کے مرنے کی تمھیں خبر دیتا ہوں۔ یہ سنتے ہی میں اپنے ساتھیوں کی طرف چلا اور ان سے کہا یہاں سے جلدی بھاگو اللہ نے ابو رافع کو (ہمارے ہاتھوں) قتل کر دیا ہے۔ پھر وہاں سے رسول اللہؐ کے پاس پہنچا اور آپ کو تمام قصہ سنایا۔ آپ نے فرمایا اپنا ٹوٹا ہوا پاؤں پھیلاؤ چنانچہ میں نے اپنا ٹوٹا ہوا پاؤں پھیلایا تو آپ نے اپنا دست مبارک اس پر پھیر دیا۔ جس سے وہ ایسا ہو گیا کہ گویا مجھے

اس کی کبھی شکایت ہی نہ تھی۔ (بخاری 4040,4038,3023,3022)
حوالہ:۔ صحیح البخاری رقم الحدیث 4039 'نزھتہ القاری 1636

رتبہ میں بزرگ کے استقبال کے لئے قیام جائز ہے

حدیث نمبر 14: (ترجمہ) حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جب بنوقریظہ حضرت سعد بن معاذؓ کے فیصلے پر راضی ہو کر قلعہ سے اتر آئے تو رسول اللہؐ نے حضرت سعدؓ کو بلا بھیجا۔ حضرت سعیدؓ اپنے گدھے پر سوار ہو کر آئے اور جب وہ مسجد کے قریب پہنچے تو رسول اللہؐ نے انصار سے فرمایا اپنے سردار کے استقبال کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔ پھر آپ نے حضرت سعدؓ سے فرمایا کہ بنوقریظہ آپ کے فیصلے پر راضی ہو کر اُترے ہیں انہوں نے کہا جو ان میں سے لڑائی کے قابل ہیں انہیں تو قتل کر دیا جائے اور ان کی عورتوں اور بچوں کو قیدی بنا لیا جائے آپ نے فرمایا تو نے وہی فیصلہ کیا جیسا کہ اللہ کا حکم تھا یا یہ فرمایا کہ جیسا کہ بادشاہ (اللہ) کا حکم تھا۔ (بخاری 6262,3804,3043)
حوالہ:۔ صحیح البخاری رقم الحدیث 4121

امور مافوق الاسباب میں مدد جائز ہے
(تھوڑے پانی کا زیادہ ہونے کا معجزہ)

حدیث نمبر 15: (ترجمہ) حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ تم لوگ تو فتح سے مراد فتح مکہ لیتے ہو یقیناً فتح مکہ بھی فتح ہے مگر ہم تو بیعت رضوان کو فتح سمجھتے ہیں جو حدیبیہ کے دن ہوئی یہ کہ ہم رسول اللہؐ کے ساتھ چودہ سو آدمی تھے۔ حدیبیہ ایک کنواں تھا جس کا پانی ہم نے اتنا کھینچا کہ اس میں قطرہ تک نہ چھوڑا یہ خبر آپ کو پہنچی تو آپ وہاں تشریف لائے اور اس کے کنارے بیٹھ کر ایک برتن میں پانی منگوایا وضو کیا اور اس میں کلی کر کے دعا فرمائی پھر وہ پانی کنویں میں ڈال دیا اور ہم نے اسے تھوڑی دیر تک کے لئے چھوڑ دیا۔

پھر اس نے ہماری چاہت کے مطابق ہمیں اور ہماری سواریوں کو خوب سیراب کر دیا۔
(بخاری 4151,3577) حوالہ:۔ صحیح البخاری رقم الحدیث 4151
بخاری کی دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہؐ نے اس کنویں کے پانی کا ایک ڈول منگوایا اوراس میں کلی فرمائی اور لعاب دہن ڈالا اور دعا بھی فرمائی بیہقی کی روایت میں ہے کہ آپ نے کنویں کی گہرائی میں ایک تیر گاڑا تو پانی جوش مارنے لگا آپ نے یہ سب کام کئے تھے۔ (فتح الباری: 7/507)

نبی کریمؐ شارع احکام ہیں کہ گدھے کو حرام کر دیا (نیز علم غیب پر دلیل ہے)

حدیث نمبر 16: (ترجمہ) حضرت مسلمہ بن اکوعؓ سے رٔوایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم رسول اللہؐ کے ساتھ خیبر کی طرف نکلے اور رات بھر چلتے رہے پھر کسی نے حضرت عامرؓ سے کہا اے عامرؓ تو ہم کو اپنے شعر کیوں نہیں بناتا؟ حضرت عامرؓ شاعر، حدی خواں تھے اپنی سواری سے اتر کر حدی خوانی کے لئے یہ شعر سنانے لگے۔

گر نہ ہوتی تیری رحمت اے شاہ عالی صفات
تو نمازیں ہم نہ پڑھتے اور نہ دیتے ہم زکوٰۃ
تجھ پر صدقے جب تلک ہم زندہ رہیں
بخش دے ہم کو لڑائی میں عطا کر ثبات
اپنی رحمت ہم پہ نازل کر شہ والا صفات
جب وہ ناحق چیخے، سنتے نہیں ہم ان کی بات
چیخ چلا کر انہوں نے ہم سے چاہی ہے نجات

یہ سن کر رسول اللہؐ نے پوچھا یہ کون گا رہا ہے لوگوں نے کہا حضرت عامر بن اکوعؓ، آپ نے فرمایا اللہ اس پر رحم کرے ایک شخص سن کر عرض کرنے لگا یا رسول اللہؐ اب تو عامر

کے لئے شہادت یا جنت لازم ہوگئی۔آپ نے ہم کو ان سے فائدہ کیوں نہیں اٹھانے دیا؟ خیر
ہم خیبر پہنچے اور اہل خیبر کا محاصرہ کر لیا اس دوران ہمیں سخت بھوک لگی پھر اللہ تعالیٰ نے
مسلمانوں کو خیبر پر فتح دی جب اس دن کی شام ہوئی جس دن خیبر فتح ہوا تو مسلمانوں نے
آگ سلگائی۔آپ نے پوچھا یہ کیسی آگ ہے؟ اور یہ کس چیز کے نیچے جلا رہے ہو؟ لوگوں
نے جواب دیا گوشت پکا رہے ہیں آپ نے پوچھا کس جانور کا گوشت؟ انہوں نے کہا گھریلو
گدھوں کا گوشت پکا رہے ہیں۔آپ نے فرمایا اس گوشت کو پھینک دو اور ہنڈیوں کو توڑ دو
کسی شخص نے عرض کیا یا رسول اللہؐ ہم ایسا نہ کریں کہ گوشت کو پھینک کر ہنڈیوں کو دھولیں۔
آپ نے فرمایا یہی کر لو۔ پھر جب قوم صف بندی کر چکی تو حضرت عامرؓ نے اپنی تلوار جو
چھوٹی تھی ایک یہودی کی پنڈلی پر ماری جس کی نوک پلٹ کر حضرت عامرؓ کے گھٹنے پر لگی۔
حضرت عامرؓ اس زخم سے فوت ہو گئے۔راوی کا بیان ہے کہ جب سب لوگ واپس آئے تو
سلمہؓ کہتے ہیں کہ مجھے مغموم دیکھ کر رسول اللہؐ نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا۔تیرا کیا حال ہے؟
میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں لوگ کہتے ہیں کہ حضرت عامرؓ کی
نیکیاں بے کار گئیں۔آپ نے فرمایا کون کہتا ہے؟ وہ جھوٹا ہے حضرت عامرؓ کو تو دوہرا ثواب
ملے گا۔آپ نے اپنی دو انگلیوں کو ملا کر اشارہ فرمایا کہ عامرؓ تو بڑی محنت اور کوشش سے جہاد
کرتا تھا۔اس جیسے عربی جوان جو مدینہ میں رہتے ہوں ایک روایت میں ہے جس نے وہاں
نشوونما پائی ہو بہت ہی کم ہیں۔ (بخاری 6148) مسند احمد میں ہے کہ رسول اللہؐ نے
فرمایا اے عامرؓ تیرا پروردگار تجھے بخشش دے اور رسول اللہؐ جب کسی شخص کو مخاطب کر کے یوں
فرماتے تو وہ جنگ میں ضرور شہید ہو جاتا تھا چنانچہ حضرت عامرؓ بھی اس جنگ میں شہید
ہوئے۔(فتح الباری 7/532)

حوالہ: صحیح البخاری رقم الحدیث 6891,6331,5497,2477,4196

جہر مفرط مستحسن نہیں

حدیث نمبر 17: (ترجمہ) حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہؐ نے جب خیبر پر چڑھائی کی تو لوگ ایک اونچی جگہ پر آئے انہوں نے باآواز بلند تکبیر کہی یعنی (اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ) کہنا شروع کیا تو آپ نے فرمایا اپنے آپ پر آسانی کرو کیونکہ تم کسی بہرے یا غائب کو نہیں پکار رہے ہو بلکہ تم تو ایسے اللہ کو پکارتے ہو جو سنتا ہے اور نزدیک ہے وہ تو تمہارے ساتھ ہے اس وقت میں رسول اللہؐ کی سواری کے پیچھے تھا آپ نے میری آواز سن لی میں کہہ رہا تھا (لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ) آپ نے فرمایا اے عبداللہ بن قیسؓ! میں نے کہا لبیک یا رسول اللہ آپ نے فرمایا کیا میں تجھے ایک ایسا کلمہ نہ بتاؤں جو جنت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ضرور بتلایئے۔ آپ پر میرے ماں باپ قربان ہو آپ نے فرمایا وہ ہے۔

(لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ).

حوالہ: صحیح البخاری رقم الحدیث 7386,6610,6409,6384,2992,4205۔

آپؐ کیلئے علم غیب عطائی کا ثبوت اور لوگوں کے انجام کا علم

حدیث نمبر 18: (ترجمہ) حضرت سہل بن سعد ساعدیؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہؐ اور مشرکین کا مقابلہ ہوا دونوں طرف سے لوگ خوب لڑے۔ پھر جب رسول اللہؐ اپنے لشکر کی طرف لوٹے اور دوسرے اپنے لشکر کی طرف لوٹے تو رسول اللہؐ کے اصحاب میں سے ایک ایسا آدمی دکھائی دیا جو کسی اکے دکے آدمی کو نہ چھوڑتا اس کے پیچھے جا کر اپنی تلوار سے اسے مار دیتا تھا کہا گیا اس نے تو آج وہ کام کر دکھایا ہے جو ہم میں سے کوئی نہ کر سکا۔ یہ سن کر رسول اللہؐ نے فرمایا وہ جہنمی ہے۔ مسلمانوں میں سے ایک شخص نے کہا میں اس کے ساتھ رہوں گا۔ راوی کا بیان ہے چنانچہ وہ شخص اس کے ساتھ چلا جب وہ ٹھہرتا وہ وہ بھی ٹھہر جاتا اور جب چلنے لگتا تو یہ بھی چلنے لگتا راوی کہتا ہے کہ وہ شخص سخت زخمی ہو گیا تو جلد مرنے کے لئے اس نے یوں کیا کہ اپنی تلوار کا دستہ زمین پر رکھا اور اس کی نوک اپنی چھاتی

سے لگائی اوپر سے اپنا وزن ڈال کر خود کو ہلاک کر ڈالا۔ پھر وہ دوسرا شخص رسول اللہؐ کے پاس آیا اور کہنے لگا میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے سچے رسول ہیں۔ آپ نے فرمایا کیا بات ہے؟ اس شخص نے کہا وہ شخص جس کا آپ نے ابھی ابھی ذکر کیا تھا کہ وہ دوزخیوں سے ہے اور لوگوں پر آپ کا یہ کہنا شاق گزرا تھا۔ پھر میں نے ان سے کہا تھا کہ میں تمہارے لئے اس کی خبر گیری کرتا ہوں چنانچہ میں اس کے پیچھے نکلا تو دیکھا کہ وہ شخص لڑتے لڑتے سخت زخمی ہو گیا۔ پھر اس نے جلد مر جانے کے لئے یوں کیا کہ اس نے اپنی تلوار کا قبضہ زمین پر لگایا اور اپنا وزن ڈالا اور ہلاک ہو گیا۔ اس وقت رسول اللہؐ نے فرمایا ایک شخص لوگوں کی نظر میں اہل جنت کے سے کام کرتا ہے حالانکہ وہ دوزخی ہوتا ہے جبکہ ایک آدمی لوگوں کی نگاہ میں دوزخیوں جیسے کام کرتا ہے حالانکہ وہ جنتی ہوتا ہے۔ (بخاری 6493,4202,2898 (6607,

حوالہ: صحیح البخاری رقم الحدیث 4207,4203 ' نزہتہ القاری 1580 ' بخاری 30626606,4204۔

طبرانی کی روایت میں ہے کہ رسول اللہؐ نے اس شخص کے متعلق فرمایا یہ منافق ہے اور اپنے نفاق پر پردہ ڈالے ہوئے ہے معلوم ہوا کہ اللہ کے ہاں ظاہری عمل کے بجائے خلوص نیت کی زیادہ قیمت ہے۔ (فتح الباری 7/540)

حدیث نمبر 19: (ترجمہ) حضرت سہلؓ سے ہی ایک روایت ہے کہ پھر رسول اللہؐ نے فرمایا اے بلالؓ اٹھو اور لوگوں میں اعلان کر دو کہ جنت میں وہی جائے گا جو مومن ہوگا اور اللہ کی قدرت ہے کہ وہ کبھی فاجر آدمی سے بھی دین کی تائید کرا دیتا ہے۔

حوالہ: صحیح البخاری رقم الحدیث 6606,4203,3062,4204۔

حدیث نمبر 20: (ترجمہ) حضرت مسلمہ بن اکوعؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ خیبر کے دن مجھے پنڈلی پر چوٹ لگ گئی میں رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے اس پر تین مرتبہ دم فرما دیا پھر مجھے آج تک کوئی شکایت نہیں ہوئی۔ حوالہ: صحیح البخاری رقم الحدیث 4206

نبی کریمؐ شارع احکام ہیں

حدیث نمبر 21: (ترجمہ) حضرت علی بن ابی طالبؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے خیبر کے دن نکاح متعہ اور گھریلو گدھوں کا گوشت کھانے کی ممانعت فرمائی ہے۔

حوالہ: صحیح البخاری رقم الحدیث 6961,5523,5115,4216

آغاز اسلام میں خاص ضرورت کے پیش نظر متعہ جائز تھا۔ غزوہ خیبر کے موقع پر اسے حرام کر دیا گیا پھر مخصوص حالات کی بناء پر فتح مکہ کے وقت اس کی اجازت دی گئی بالآخر قیامت تک کے لئے اسے حرام کر دیا گیا۔ (فتح الباری 4/502)

نبی علیہ السلام کی موت اختیاری ہے

حدیث نمبر 22: (ترجمہ) حضرت عائشہؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں رسول اللہؐ سے سنا کرتی کہ کوئی پیغمبر اس وقت تک فوت نہیں ہوتا جب تک اس کو اختیار نہیں دیا جاتا کہ دنیا اختیار کرے یا آخرت میں نے رسول اللہؐ سے وفات کے قریب سنا جب آپ کا گلہ بیٹھ گیا تھا کہ آپ یہ پڑھتے ہیں۔ یا اللہ ان لوگوں کے ساتھ جن پر تو نے انعام کیا تو میں نے سمجھ لیا کہ آپ کو اختیار دیا گیا ہے۔

بخاری 6348,4586,4463,4437,4436 ' بخاری شریف 6509,4435 ' مسلم شریف 2444 'مسلسل 6295۔

برکت و تبرک کا ثبوت

حدیث نمبر 23: (ترجمہ) حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ جب بیمار ہوتے تو معوذات (اخلاص، الفلق، الناس) پڑھ کر خود پر دم کیا کرتے تھے۔ پھر جب آپ کی علالت نے شدت اختیار کر لی تو میں خود معوذات پڑھ کر آپ کے دست مبارک پر دم کر کے آپ کے جسم اطہر پر آپ ہی کا دست مبارک برکت کی توقع میں پھیرا کرتی تھی۔ (بخاری 5751,5735,5016) بخاری شریف 4439، نزھۃ القاری 2348 (ف) معلوم ہوا کہ بزرگوں سے تعلق والی چیز میں برکت ہوتی ہے۔

ولی کامل اگر کسی بات کی قسم کھالے تو اللہ تعالیٰ اس کی قسم کو سچا کر دیتا ہے

حدیث نمبر 24: (ترجمہ) حضرت انسؓ کا بیان ہے کہ ان کی بہن نے جن کا نام ربیع تھا ایک عورت کے سامنے کے دانت توڑ دیئے تو رسول اللہؐ نے قصاص کا حکم دیا حضرت انس بن نضرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ قسم ہے اس اللہ کی جس نے حق کے ساتھ آپ کو مبعوث کیا ہے میری بہن کے دانت نہیں توڑے جائیں گے چنانچہ مدعی دیت پر راضی ہو گئے اور انہوں نے قصاص معاف کر دیا تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اللہ کے بندوں میں سے کچھ ایسے بھی ہیں کہ اگر وہ اللہ کے بھروسہ پر قسم اٹھالیں تو اللہ اسے پورا کر دیتا ہے۔ (بخاری 6894,4611,4500) بخاری شریف 4499,2703,2806، نزھۃ القاری 1532۔

نبی کریمؐ کو باعلوم الٰہی جنتیوں کا علم ہے

حدیث نمبر 25: (ترجمہ) حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضرت ام ربیعؓ جو براء کی بیٹی اور حارثہ بن سراقہؓ کی والدہ ہیں رسول اللہؐ کے پاس حاضر ہو کر عرض کرنے لگیں یا رسول اللہ آپ مجھے حارثہ کے متعلق بیان فرمایئے اور وہ غزوہ بدر میں

اچانک تیر لگنے سے شہید ہو گئے تھے اگر تو وہ جنت میں ہے تو میں صبر کروں اگر کوئی دوسری بات ہے تو اس پر جی بھر کر رولوں آپ نے فرمایا اے ام حارثہؓ جنت میں تو درجہ بدرجہ کئی باغ ہیں اور تیرا بیٹا فردوس اعلیٰ میں ہے۔

(بخاری شریف 6567,6550,3982,2809)

پہاڑ بھی آپ ﷺ سے محبت کرتے تھے

حدیث نمبر 26: (ترجمہ) حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں رسول اللہؐ کے ہمراہ آپ کی خدمت کے لئے خیبر گیا تھا پھر جب آپ وہاں سے واپس آئے تو اُحد پہاڑ نظر آیا تب آپ نے فرمایا یہ پہاڑ ہم کو دوست رکھتا ہے اور ہم اس کو دوست رکھتے ہیں۔

بخاری شریف 2991,2945,2944,2943,2893,2235,2228,947,610، 3086,3085، بخاری شریف 4199,4198,4197,4084,4083,3647,3367,2889 5387,5169,5159,5086,5085,4213,4212,4211,4201,4200 5425,5528,5968,6185,6363,6369,7333,371۔

وسیلے کا ثبوت

حدیث نمبر 27: (ترجمہ) حضرت ابوسعد بن ابی وقاصؓ سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہؐ نے فرمایا کہ تمہاری جو کچھ مدد کی جاتی ہے اور تمہیں جو رزق دیا جاتا ہے وہ تمہارے کمزور لوگوں کی وجہ سے ہے۔ (بخاری شریف 2896، نزہۃ القاری 1578)

(ف) معلوم ہوا کہ اللہ کی نعمتیں با وسیلہ اولیاء بٹتی ہیں۔

وسیلے کا ثبوت

حدیث نمبر 28: (ترجمہ) حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے وہ رسول اللہؐ سے

بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ لوگ جب جہاد کریں گے تو کہا جائے گا کہ تم میں کوئی ایسا شخص ہے جو رسول اللہ کا صحبت یافتہ ہو؟ جواب دیا جائے گا کہ ہاں پھر اس کے ذریعے (دعا کرنے سے) فتح ہو جائے گی۔ پھر ایک زمانہ آئے گا کہ لوگ پوچھیں گے کیا تم میں کوئی شخص ایسا بھی ہے جس نے رسولؐ کے صحابہؓ کی صحبت اٹھائی ہو؟ جواب دیا جائے گا ہاں اس کے ذریعے سے (جب دعا مانگی جائے گی تو) فتح ہوگی۔ پھر ایک زمانہ آئے گا کہ پوچھا جائے گا کہ تم میں کوئی شخص ایسا ہے جس نے رسول اللہؐ کے اصحاب کی صحبت اٹھانے والوں کو دیکھا ہو؟ جواب دیا جائے گا ہاں تو اس کی (دعا کے واسطے سے) فتح ہوگی۔

حوالہ: بخاری شریف 2897، نزھۃ القاری 1579۔

(ف): نسبت نبی میں بڑی تاثیر ہے کہ ان نسبتوں والوں کی برکات سے فتح و کامیابی نصیب ہوتی ہے۔

علم غیب نبی عطائی

حدیث نمبر 29: (ترجمہ) حضرت ام حرامؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہؐ کو یہ فرماتے سنا جو میری اُمت میں سب سے پہلے جو لوگ بحری جنگ لڑیں گے ان کے لئے جنت واجب ہے۔ حضرت ام حرامؓ کہتی ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میں ان ہی میں ہوں؟ آپؐ نے فرمایا تم انہی میں ہو۔ ام حرامؓ کہتی ہیں کہ پھر رسول اللہؐ نے فرمایا میری اُمت میں سب سے پہلے جو لوگ قیصر روم کے دارالحکومت (قسطنطنیہ) پر حملہ آور ہوں گے وہ مغفرت یافتہ ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میں بھی ان لوگوں میں ہوں؟ آپؐ نے فرمایا نہیں۔ بخاری شریف: 2924، نزھۃ القاری 1592۔

علم غیب نبی ﷺ

حدیث نمبر 30: (ترجمہ) حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے

فرمایا تم یہودیوں سے جنگ کرو گے تا آنکہ اگر یہودی کسی پتھر کے پیچھے چھپا ہوگا تو وہ کہہ دے گا اے مسلم! یہ میرے پیچھے یہودی چھپا ہوا ہے اسے قتل کر ڈالو۔ ایک اور روایت میں ہے کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم یہودیوں سے جنگ کرو گے پھر راوی نے باقی حدیث کو ذکر کیا۔ بخاری: 3593

بخاری شریف: 2925، 2926 ،نزہۃ القاری 1593۔

علم غیب نبی ﷺ

حدیث نمبر 31: (ترجمہ) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا اس وقت تک قیامت قائم نہ ہوگی تا آنکہ تم ترکوں سے جنگ کرو گے۔ جن کی آنکھیں چھوٹی چھوٹی چہرے سرخ اور ناک چپٹی ہوگی اور ان کے چہرے چمڑے چڑھی ڈھالوں کی طرح چوڑے اور تہہ بہ تہہ ہوں گے نیز قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ تم ایسے لوگوں سے جنگ کرو گے کہ جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے۔

بخاری: 2929، 3587، 3590۔

بخاری شریف: 2928 ،نزہۃ القاری 1596، بخاری 3591۔

استعانت و مافوق الاسباب کاملین سے جائز ہے؟

حدیث نمبر 32: (ترجمہ) حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہؐ کو خیبر کے دن یہ فرماتے ہوئے سنا کہ میں اب جھنڈا اس شخص کو دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ پاک فتح دے گا۔ اس پر صحابہؓ اس امید میں کھڑے ہو گئے کہ ان میں سے کس کو جھنڈا ملتا ہے؟ اور دوسرے دن ہر شخص کو یہی امید تھی کہ جھنڈا اسے دیا جائے گا مگر آپؐ نے فرمایا! حضرت علیؓ کہاں ہیں؟ کہا گیا وہ تو آشوب چشم میں مبتلا ہیں آپؐ کے حکم سے انہیں بلایا گیا آپؐ نے ان کی دونوں آنکھوں میں اپنا لعاب دہن لگایا جس سے وہ فوراً صحت یاب ہو گئے۔

لویا ان کوئی شکایت ہی نہ تھی پھر حضرت علیؓ نے کہا ہم ان کافروں سے جنگ کریں گے تا آنکہ وہ ہماری طرح (مسلمان) ہو جائیں؟ آپؐ نے فرمایا آرام سے چلو' جب تم ان کے میدان میں جاؤ تو انہیں دعوت اسلام دو اور ان کے فرائض سے انہیں آگاہ کرو اللہ کی قسم! اگر تمہاری وجہ سے ایک شخص کو بھی ہدایت مل جائے تو وہ تمہارے لئے سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔

بخاری شریف 4210,3701,3009,2942۔

علم غیب نبی ﷺ

حدیث نمبر 33: (ترجمہ) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا کسریٰ ہلاک ہو گیا اب اس کے بعد دوسرا کسریٰ نہ ہو گا اور قیصر بھی ہلاک ہو گا اور اس کے بعد پھر دوسرا قیصر نہ ہو گا اور قیصر و کسریٰ کے خزانے اللہ کی راہ میں تقسیم کئے جائیں گے۔ (بخاری شریف 3027 'نزھۃ القاری 1637' بخاری 6630,3618,3120)

علم غیب نبی ﷺ

حدیث نمبر 34: (ترجمہ) حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہؐ لوگوں کے مجمع میں کھڑے ہو گئے اور اللہ کی شایان شان تعریف کی اس کے بعد دجال کے ذکر میں فرمایا تمہیں دجال سے ڈراتا ہوں اور ہر نبی نے اپنی امت کو دجال سے ڈرایا ہے یہاں تک کہ حضرت نوحؑ نے بھی اپنی امت کو اس سے ڈرایا تھا مگر میں تمہیں ایسی نشانی بتلاتا ہوں جو کسی نبی نے اپنی امت کو نہیں بتلائی تمہیں علم ہونا چاہئے کہ وہ کانا ہو گا اور اللہ تعالیٰ یک چشم نہیں ہے۔ (بخاری شریف 3439 , 3337 , 3057 ,7408,7127,7123,6175,4402)۔

یارسول اللہ اغثنی کہنا شرک نہیں

حدیث نمبر 35: (ترجمہ) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ہمیں خطبہ سنانے کھڑے ہوئے اور آپؐ نے غنیمت میں خیانت کا ذکر فرمایا اور اسے بڑا سخت گناہ قرار دیا اور اس کے معاملہ کو بہت سنگین ظاہر کیا پھر فرمایا میں تم سے کسی شخص کو قیامت کے دن اس حال میں نہ پاؤں کہ اس کی گردن پر بکری سوار ہو اور وہ ممیار ہی ہو یا اس کی گردن پر گھوڑا ہنہنا رہا ہو پھر وہ شخص کہے کہ یا رسولؐ میری فریادرسی فرمایئے ! اور میں کہہ دوں کہ میں تیرے لئے کچھ اختیار نہیں رکھتا کیونکہ میں تو تجھے اللہ کا پیغام پہنچا چکا ہوں اور یا اس کی گردن پر اونٹ بلبلا رہا ہو اور وہ شخص کہے یا رسول اللہؐ میری مدد کیجئے اور میں کہہ دوں کہ میں اب کوئی اختیار نہیں رکھتا میں نے تو تجھے اللہ کا پیغام پہنچا دیا تھا اور یا اس کی گردن پر سونے چاندی جیسا خاموش مال ہو اور وہ شخص کہے یا رسول اللہؐ میری فریادرسی فرمایئے ! اور میں کہہ دوں کہ میں آپ کوئی اختیار نہیں رکھتا میں نے تجھے اللہ کا پیغام پہنچا دیا ہے اور یا اس کی گردن پر کپڑا ہو جو اس کا گلا گھونٹ رہا ہو اور وہ شخص کہے یا رسول اللہؐ میری فریادرسی فرمائیں اور میں کہہ دوں کہ اب میں کوئی اختیار نہیں رکھتا میں تو تجھے اللہ کا پیغام پہنچا چکا ہوں۔ (بخاری شریف 3073)

نبی کریمؐ کو دوزخیوں کا علم تھا

حدیث نمبر 36: (ترجمہ) حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ کرکرہ نامی ایک شخص رسول اللہؐ کے سامان پر مقرر تھا جب وہ مر گیا تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ وہ دوزخ میں ہے۔ لوگ اس کا حال دیکھنے گئے تو انہوں نے اس کے سامان میں ایک چادر پائی جس کو اس نے خیانت کے طور پر مال غنیمت سے چرا لیا تھا۔

نبی کریمؐ کی دعا سے حضرت علی کی نماز عصر کی ادائیگی کے لئے سورج

دوبارہ مغرب سے طلوع ہونے کی یہ حدیث تائید کردہی ہے

حدیث نمبر 37: (ترجمہ) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا کہ پہلے انبیاء میں سے ایک نبی نے جہاد کیا تو انہوں نے اپنی قوم سے فرمایا میرے ساتھ وہ شخص نہ جائے جس نے کسی عورت سے نکاح تو کیا ہو لیکن ابھی تک رخصتی نہ ہوئی ہو اور وہ رخصتی کا خواہاں ہو اور نہ وہ شخص جائے جس نے گھر کی چاردیواری تو کی ہو اور ابھی تک چھت نہ ڈالی ہو اور نہ ہی وہ شخص جس نے حاملہ بکریاں اور اونٹنیاں خریدی ہوں اور ان کے بچے جننے کا منتظر ہو۔ یہ کہہ کر وہ جہاد کیلئے گئے اور ایک گاؤں کے قریب اس وقت پہنچے کہ عصر کا وقت ہو چکا تھا یا نزدیک تھا انہوں نے آفتاب سے کہا کہ تو بھی اللہ کا محکوم ہے اور میں بھی اسی کا تابع فرمان ہوں۔ پھر یوں دعا کی اے اللہ! اس کو ہمارے لئے غروب سے روک دے۔ چنانچہ وہ روک لیا گیا تا آنکہ اللہ نے ان کو فتح دی۔ پھر انہوں نے مال غنیمت کو اکٹھا کیا پھر آگ آئی تا کہ اسے کھا جائے لیکن اس نے نہ کھایا تو نبی علیہ السلام نے کہا تم میں سے کسی نے خیانت کی ہے لہٰذا اب ہر قبیلہ کا ایک ایک شخص مجھ سے بیعت کرے چنانچہ ایک شخص کا ہاتھ ان کے ہاتھ سے چپک گیا تو نبی علیہ السلام نے فرمایا کہ تیرے قبیلہ والوں نے چوری کی ہے تمہارے قبیلہ کے سب لوگ مجھ سے بیعت کرے پھر دو یا تین آدمیوں کے ہاتھ ان کے ہاتھ سے چپک گئے پھر نبی علیہ السلام نے فرمایا تم نے ہی خیانت کا ارتکاب کیا ہے۔ پھر وہ سونے کا سر لائے جو گائے کے سر جیسا تھا اس کو انہوں نے رکھا تو آگ نے آ کر مال غنیمت کو کھا لیا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے مال غنیمت کو حلال کر دیا چونکہ اس نے ہماری عاجزی اور کم طاقتی کو ملاحظہ فرمایا اس لئے ہمارے لئے مال غنیمت کو جائز قرار دیا۔

بخاری شریف 3124' تبیان ج 7 ص 144' بخاری 5157۔

(ف) علم غیب عطائی کا بھی ثبوت ہوتا ہے۔

نبی کریمؐ کے لئے علم غیب کا ثبوت

حدیث نمبر 38: (ترجمہ)۔ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جب خیبر فتح ہوا تو یہودیوں نے رسول اللہؐ کو ایک بکری تحفۃً بھیجی جس میں زہر ملا ہوا تھا آپ نے فرمایا کہ یہاں جتنے یہودی ہیں ان سب کو اکٹھا کرو چنانچہ وہ سب آپ کے سامنے اکٹھے کئے گئے پھر رسول اللہؐ نے فرمایا میں تم سے ایک بات پوچھنے والا ہوں کیا تم سچ سچ بتاؤ گے؟ انہوں نے کہا جی ہاں! تو رسول اللہؐ نے فرمایا کہ تمہارا باپ کون ہے؟ انہوں نے کہا فلاں شخص' آپ نے فرمایا تم نے جھوٹ کہا ہے بلکہ تمہارا باپ فلاں شخص ہے۔ انہوں نے کہا بیشک آپ سچ کہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اچھا اب اگر تم سے کچھ پوچھوں تو سچ بتاؤ گے؟ انہوں نے کہا جی ہاں ابو القاسم! اگر ہم نے جھوٹ بولا تو آپ ہمارا جھوٹ معلوم کر لیں گے۔ جیسا کہ آپ نے پہلے باپ کے متعلق ہمارا جھوٹ معلوم کر لیا تھا۔ پھر آپ نے ان سے پوچھا کہ دوزخی کون لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا ہم چند روز کیلئے دوزخ میں جائیں گے۔ پھر ہمارے بعد تم اس میں ہمارے جانشین ہو گے۔ اس پر رسول اللہؐ نے فرمایا تم اس میں ذلیل ہی رہو گے۔ اللہ کی قسم! ہم کبھی اس میں تمہاری جانشینی نہیں کریں گے۔ آپ نے پھر فرمایا اگر آپ میں تم سے کوئی بات پوچھوں تو سچ کہو گے؟ انہوں نے کہا ہاں ابو القاسم! آپ نے فرمایا کیا تم نے اس بکری میں زہر ملایا تھا؟ انہوں نے کہا ہاں! آپ نے فرمایا تمہیں اس بات پر کس چیز نے آمادہ کیا؟ ان لوگوں نے کہا ہماری خواہش تھی کہ آپ اگر جھوٹے نبی ہیں تو ہم کو آپ سے نجات مل جائے گی اور اگر آپ حقیقت میں نبی ہیں تو آپ کو کچھ نقصان نہ ہو گا۔ (بخاری شریف 5777,4249,3169)۔

حدیث نمبر 39: (ترجمہ) حضرت عوف بن مالکؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں غزوہ تبوک کے موقع پر رسول اللہؐ کے پاس گیا تو آپ چمڑے کے ایک خیمے میں تشریف فرما تھے۔ آپ نے فرمایا کہ چھ نشانیاں قیامت سے پیشتر ہوں گی ان کو شمار کر لو' ایک تو میری وفات' دوسرے فتح بیت المقدس' تیسرے وباء جو تم میں اس طرح پھیلے گی جیسے بکریوں کی بیماری قصاص پھیلتی ہے' چوتھے مال کی اس قدر فراوانی کہ اگر کسی کو سو اشرفیاں دی جائیں گی تو

بھی خوش نہ ہوگا' پانچویں ایک فتنہ جس سے عرب کا کوئی گھر نہ بچے گا' چھٹے نمبر پر وہ صلح جو تمہارے اور رومیوں کے درمیان ہوگی اور بے وفائی کریں گے اور اپنے جھنڈے لے کر تم سے لڑنے آئیں گے اور ان کے ہر جھنڈے تلے بارہ ہزار فوج ہوگی۔ بخاری شریف 3176

ولی اللہ کی محبت لوگوں کے دلوں میں ڈال دی جاتی ہے اور ان سے محبت اللہ تعالیٰ کو مطلوب ہے

حدیث نمبر 40: (ترجمہ) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے وہ رسول اللہؐ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جب اللہ بندے سے محبت کرتا ہے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام کو آواز دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص کو دوست رکھتا ہے۔ لہٰذا تم بھی اس کو دوست رکھو تو جبرائیل علیہ السلام اس کو دوست رکھتے ہیں۔ پھر حضرت جبرائیلؑ تمام اہل آسمان میں اعلان کر دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فلاں شخص سے محبت رکھتا ہے۔ لہٰذا تم بھی اس سے محبت رکھو۔ چنانچہ تمام اہل آسمان اس سے محبت رکھتے ہیں پھر زمین میں بھی اس کی مقبولیت رکھ دی جاتی ہے۔ (بخاری شریف 7485,6040,3209)

نبی کریمؐ کی قوت بصارت عام انسانوں سے زیادہ ہے کہ انسان کو فرشتے اور جنات نظر نہیں آتے جبکہ انبیاء علیہم السلام کو نظر آتے ہیں

حدیث نمبر 41: (ترجمہ) حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے ان سے فرمایا کہ اے عائشہؓ یہ جبرائیلؑ ہیں اور تمہیں سلام کہتے ہیں تو انہوں نے یوں جواب دیا "وعلیہ السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ" آپ وہ دیکھتے ہیں جو میں نہیں دیکھتی اور مراد ان کی رسول اللہؐ ہیں۔

بخاری شریف 6253,6249,3768,3217

نبی کریمؐ کے اختیارات کا ثبوت کہ
بعض فرشتوں کو آپ کے حکم کا تابع بنا دیا گیا تھا

حدیث نمبر 42: (ترجمہ) ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہؐ سے دریافت کیا کہ کیا اُحد سے بھی زیادہ سخت دن آپ پر کبھی آیا ہے؟ آپ نے فرمایا میں نے تمہاری قوم کی طرف سے جو جو تکلیفیں اٹھائی ہیں ان میں سب سے زیادہ مصیبت عقبہ کے دن کی تھی۔ جبکہ میں نے خود کو ابن عبدیالیل بن عبدکلال کے سامنے پیش کیا اور اس نے میرا کہانہ مانا میں رنجیدہ منہ چلتا ہوا وہاں سے لوٹا (مجھے ہوش نہیں تھا کہ کدھر جا رہا ہوں) جب قرن ثعالب پہنچا تو ذرا ہوش آیا میں نے اوپر سر اٹھایا تو دیکھا کہ ایک ابر کے ٹکڑے نے مجھ پر سایہ کر دیا ہے پھر میں نے دیکھا کہ اس میں حضرت جبرائیل علیہ السلام موجود ہیں انہوں نے مجھے آواز دی کہ اللہ نے وہ جواب سن لیا ہے جو تمہاری قوم نے تمہیں دیا ہے اور اس نے آپ کے پاس پہاڑوں کے فرشتے کو بھیجا ہے۔ آپ ایسے کافروں کی بابت جو چاہیں حکم دیں پھر مجھے پہاڑوں کے فرشتے نے آواز دی اور سلام کیا پھر کہا اے محمد تم جو چاہو (میں تعمیل حکم کیلئے حاضر ہوں) اگر تم چاہو تو مکہ کے دونوں جانب جو پہاڑ ہیں ان پر رکھ دوں۔ میں نے کہا نہیں بلکہ میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ ان کی نسل سے ہی ایسے لوگ پیدا کرے گا جو صرف اللہ وحدہٗ کی عبادت کریں گے اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کریں گے۔ بخاری شریف 7389,3231

نبی کریمؐ کی قوت بصارت کا ثبوت کہ دنیا سے جنت وجہنم کو دیکھ لیا

حدیث نمبر 43: (ترجمہ) حضرت عمران بن حصینؓ سے روایت ہے وہ رسول اللہؐ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ میں نے جنت کو دیکھا تو وہاں اکثریت فقراء کی تھی اور

دوزخ کو دیکھا تو وہاں عورتیں زیادہ تھیں۔
(بخاری شریف 6546,6449,5198,3241)

ولی اللہ کے چہرے کی نورانیت کا ثبوت کہ کاملین کا چہرہ نورانی ہوتا ہے

حدیث نمبر 44: (ترجمہ) حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے وہ رسول اللہؐ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا یقینا میری امت میں سے ستر ہزار یا سات لاکھ آدمی ایک ساتھ جنت میں داخل ہوں گے ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح پرنور ہوں گے۔ (بخاری شریف 6554,6543,3247)

رواعظ بے عمل کی سزا اور علم غیب عطائی کا ثبوت

حدیث نمبر 45: (ترجمہ) حضرت اسامہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا قیامت کے دن ایک شخص کو لایا جائے گا اور اسے جہنم میں ڈال دیا جائے گا تو دوزخ میں اس کی انتڑیاں نکل پڑیں گی اور وہ اس طرح گھومتا پھرے گا جس طرح گدھا اپنی چکی کے گرد گھومتا ہے پھر اہل دوزخ اس کے پاس جمع ہو کر کہیں گے اے فلاں! تیرا کیا حال ہے؟ کیا تو ہمیں اچھی باتوں کا حکم نہ دیتا تھا اور برے کاموں سے نہ روکتا تھا؟ وہ جواب دے گا ہاں! لیکن میں تمہیں اچھی باتوں کا حکم دیتا تھا مگر خود میں اس پر عمل نہیں کرتا تھا اور تمہیں برے کاموں سے روکتا تھا مگر خود ان کا مرتکب ہوتا تھا۔ (بخاری شریف 7098,3267)

مخلوق خدا پر احسان باعث مغفرت ہے اور ثبوت علم غیب عطائی

حدیث نمبر 46: (ترجمہ) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہؐ

نے فرمایا کہ ایک زانیہ صرف اس لئے بخش دی گئی کہ اس کا گزر ایک کتے پر ہوا جو ایک کنویں کے کنارے بیٹھا پیاس کی وجہ سے زبان نکالے ہانپ رہا تھا اور مرنے کے قریب تھا تو اس عورت نے اپنا موزہ اتارا اور اس کو اپنے دوپٹے سے باندھ کر اس کے لئے کنویں سے پانی نکالا بس اسی بات پر وہ بخش دی گئی۔ (بخاری شریف 3321 ' نزھۃ القاری 1830 ' بخاری 3467)

اللہ تعالٰی کے دوستوں کی برکات

حدیث نمبر 47: (ترجمہ) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے وہ رسول اللہؐ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا خضر کا نام اس لئے خضر رکھا گیا کہ وہ ایک مرتبہ خشک زمین پر بیٹھے۔ جب وہاں سے چلے تو وہ سرسبز ہو کر لہلہانے لگی۔ (بخاری شریف 3402)

تواضع نبی کریمؐ ورنہ آپ تمام انبیاء کرام سے بہتر ہیں

حدیث نمبر 48: (ترجمہ) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کسی شخص کو یہ زیب نہیں کہ وہ کہے میں (یعنی آنحضرتؐ) یونس بن متی سے بہتر ہوں آپ نے ان کو باپ کی طرف منسوب فرمایا۔ (بخاری شریف 3413 ' نزھۃ القاری 1804 ' بخاری شریف 7539,4630,3395)

اصل عقیدہ کی درستگی ہے

حدیث نمبر 49: (ترجمہ) حضرت عبادۃ بن صامتؓ سے روایت ہے وہ رسول اللہؐ سے بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا جو شخص اس بات کی شہادت دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود حقیقی نہیں وہ ایک ہے کوئی اس کا شریک نہیں اور محمدؐ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور حضرت عیسیٰؑ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور اس کا کلمہ ہیں جو اللہ نے مریم

کی طرف پہنچایا اور اس کی طرف سے ایک روح ہیں۔ نیز جنت برحق اور جہنم برحق ہے تو اللہ اسے جنت میں داخل کریگا خواہ وہ جس طرح کے اعمال کرتا ہو۔ (بخاری شریف 3435)

(ف) اصل چیز عقیدہ کی درستگی ہے۔ عقیدہ کی درستگی کے بغیر اعمال بیکار ہیں۔

ثبوت کرامت' نیز مادرزادولی کو بچپن میں علم غیب عطائی دیا جاتا ہے جو اس کے لئے کرامت ہوتی ہے

حدیث نمبر 50: (ترجمہ) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے وہ رسول اللہؐ سے بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا گہوارہ میں صرف تین بچوں نے گفتگو کی ہے۔ حضرت عیسیٰؑ نے دوسرے بنی اسرائیل میں جریج نامی ایک شخص تھا۔ وہ نماز پڑھ رہا تھا کہ اس کی ماں آئی اور اس نے اسے بلایا جریج نے دل میں سوچا کہ میں نماز پڑھوں یا والدہ کو جواب دوں (آخر اس نے جواب نہ دیا) اس کی ماں نے بددعا دی اور کہا اے اللہ! یہ اس وقت تک نہ مرے تا آنکہ تو اسے زناکار عورتوں کی صورت دکھائے۔ پھر ایسا ہوا کہ جریج اپنے عبادت خانہ میں تھا۔ ایک فاحشہ عورت آئی اور اس نے بدکاری کے متعلق گفتگو کی لیکن جریج نے انکار کر دیا۔ پھر وہ ایک چرواہے کے پاس گئی اس سے منہ کالا کیا اور پھر اس نے ایک بچہ جنا اور یہ کہہ دیا کہ بچہ جریج کا ہے لوگ جریج کے پاس آئے اور اس کے عبادت خانہ کو توڑ پھوڑ دیا۔ اسے نیچے اتارا اور خوب گالیاں دیں۔ جریج نے وضو کیا نماز پڑھی پھر اس بچے کے پاس آکر کہا تیرا باپ کون ہے؟ اس نے کہا "چرواہا" یہ حال دیکھ کر لوگوں نے کہا ہم تیرا عبادت خانہ سونے کی اینٹوں سے بنا دیتے ہیں اس نے کہا نہیں مٹی سے بنا دو تیسرے یہ کہ بنی اسرائیل کی ایک عورت اپنے بچے کو دودھ پلا رہی تھی تو ادھر سے ایک خوش وضع سوار گزرا عورت اسے دیکھ کر کہنے لگی اے اللہ! میرے بچے کو بھی ایسا کر دے تو اس بچے نے ماں کا پستان چھوڑ کر سوار کی طرف منہ کر کے کہا۔ اے اللہ! مجھے اس جیسا نہ کرنا پھر ماں کا پستان چوسنے لگا۔ حضرت

ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ گویا میں رسول اللہ کو دیکھ رہا ہوں۔ وہ اپنی انگلی چوس کر دودھ پینے کی کیفیت بتا رہے ہیں پھر ایک لونڈی ادھر سے گزری تو ماں نے کہا اے اللہ! میرے بیٹے کو اس جیسا نہ کرنا بچے نے پھر پستان چھوڑ کر کہا یا اللہ! مجھے اسی جیسا کر دے اس کی ماں نے کہا بچہ دراصل بات کیا ہے؟ بچے نے کہا وہ سوار متکبرین میں سے ایک متکبر اور خود پسند تھا اور یہ لونڈی بے قصور ہے لوگ اسے کہتے ہیں تو نے چوری کی ہے تو نے زنا کیا ہے حالانکہ اس نے کچھ نہیں کیا ہے۔ (بخاری شریف 1206,2482,3466,3436)

خضاب لگانا مستحب ہے مگر کالا رنگ لگانا اچھا نہیں ہے

حدیث نمبر 51: (ترجمہ) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ یہود و نصاریٰ بالوں کو خضاب نہیں لگاتے تم ان کی مخالفت کرو یعنی خضاب کیا کرو۔

(بخاری شریف 3462 ' نزہۃ القاری 1828 ' بخاری شریف 5899)

ولی اللہ کی بارگاہ میں توبہ کی قبولیت اور جواز سفر

حدیث نمبر 52: (ترجمہ) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہؐ سے بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا بنی اسرائیل کا ایک شخص تھا جس نے ننانوے آدمی قتل کئے تھے پھر وہ مسئلہ پوچھنے نکلا تو پہلے ایک درویش کے پاس گیا اور اس سے کہا میری توبہ قبول ہو سکتی ہے درویش نے کہا نہیں پھر اس شخص نے درویش کو بھی قتل کر دیا۔ پھر مسئلہ پوچھے چلا تو اس سے کسی نے کہا کہ تو فلاں بستی میں جا لیکن راستے میں ہی اسے موت آ گئی اور مرتے وقت اس نے اپنا سینہ اس بستی کی طرف کر دیا اب اس کے متعلق رحمت اور عذاب کے فرشتے جھگڑنے لگے اللہ تعالیٰ نے اس بستی کو حکم دیا کہ اس شخص کے قریب ہو جا اور اس بستی کو جہاں سے وہ نکلا تھا یہ حکم دیا کہ اس سے دور ہو جا۔ پھر فرشتوں سے فرمایا کہ تم ان دونوں بستیوں کا درمیانی فاصلہ ناپ لو تو وہ اس بستی سے بالشت بھر قریب نکلا جہاں توبہ کرنے جا رہا تھا اس بناء

پر اسے معاف کر دیا گیا۔
(بخاری شریف 3470 ' نزھۃ القاری 1833 ' تبیان القرآن ج 7 ص 460 ' ابن ماجہ 2622 'مسلم شریف 7008,2766)۔
(ف) اولیاء کاملین کی بارگاہ میں شرف یابی سے دعا جلدی قبول ہوتی ہے اور گناہ سے توبہ جلدی قبول ہوتی ہے۔ نیز ولی اللہ سے ملنے کے لئے رخت سفر باندھ کر وہاں کے لئے سفر کرنا جائز ہے۔

ثبوت علم غیب عطائی

حدیث نمبر 53: (ترجمہ) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا پہلے زمانہ میں ایک شخص نے دوسرے شخص سے زمین خریدی تھی۔ جس نے زمین خریدی تھی اس کے زمین میں ایک گھڑا پایا۔ جو سونے سے بھرا ہوا تھا تو اس نے فروخت کنندہ سے کہا کہ تم اپنا سونا مجھ سے لے لو۔ کیونکہ میں نے تجھ سے صرف زمین خریدی تھی سونا نہیں خریدا تھا مالک زمین نے کہا میں نے زمین اور جو کچھ اس میں تھا سب تجھے فروخت کر دیا تھا۔ آخر دونوں جھگڑتے جھگڑتے ایک شخص کے پاس گئے۔ جس کے پاس مقدمہ لے کر گئے تھے۔ اس نے پوچھا تم دونوں اولاد ہے؟ ان دونوں میں سے ایک نے کہا میرا ایک لڑکا ہے دوسرے نے کہا میری ایک لڑکی ہے تو اس نے یوں فیصلہ کیا کہ اس لڑکے کا نکاح لڑکی سے کر دو اور اس مال کو ان دونوں پر خرچ کرو اور کچھ خیرات بھی کرو۔ (بخاری شریف 3472 نزھۃ القاری 1834)۔

ثبوت علم غیب عطائی

حدیث نمبر 55: (ترجمہ) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہؐ سے بیان

کو اپنی لاٹھی سے نہ ہانکے گا۔

اللہ کے دوست سے دعا کی درخواست طریقہ صحابہ ہے

حدیث نمبر 55: (ترجمہ) حضرت سائب بن یزیدؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے 94 سال کی عمر میں فرمایا جبکہ وہ اچھے طاقتور اور معتدل حال تھے۔ مجھے خوب معلوم ہے کہ میرے حواس کان آنکھ سب اب تک کام کرے رہے ہیں۔ یہ رسول اللہؐ کی دعا کی برکت ہے۔ میری خالہ مجھے رسول اللہؐ کے پاس لے گئی تھیں اور انہوں نے کہا تھا یا رسول اللہؐ! میرا بھانجا بیمار ہے تو آپؐ اللہ سے اس کے لئے دعا فرمادیں تو آپؐ نے میرے لئے دعا فرمائی تھی۔
(بخاری شریف 6352,5670,3541,190,3540)
(ف) صحابہ کرام حضور کی دعا کی برکات کا عقیدہ رکھتے تھے۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ کے حضرت علیؓ اور حضرت حسنؓ سے اچھے تعلقات واہل بیت کا ادب

حدیث نمبر 56: (ترجمہ) حضرت عقبہ بن حارثؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ عصر کی نماز ادا کرکے پاپیادہ باہر تشریف لے گئے۔ حضرت حسنؓ کو بچوں میں کھیلتے دیکھا تو اسے اپنے کندھے پر بیٹھا لیا اور فرمایا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں آپ شکل وصورت میں رسول اللہؐ کے مشابہ ہیں۔ حضرت علیؓ کے مشابہ نہیں ہیں۔ حضرت علیؓ یہ سن کر ہنس رہے تھے۔ (بخاری شریف 3750,3542)

حسن وجمال اور دیگر کمالات میں آپؐ بے مثال تھے

حدیث نمبر 57: (ترجمہ) حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا

کہ رسول اللہ میانہ قامت تھے۔ دونوں شانوں کے درمیان کشادگی تھی۔ آپ کے بال کان کی لو تک پہنچتے تھے۔ میں نے آپ کو ایک دفعہ سرخ (دھاری دار) جوڑا پہنے دیکھا آپ سے زیادہ کسی کو حسین اور خوبصورت نہیں دیکھا۔ (بخاری شریف 5901,5848,3551)

حدیث نمبر 58: (ترجمہ) حضرت براء بن عازبؓ سے ہی ایک اور روایت میں ہے کہ ان سے پوچھا گیا۔ آیا آپ کا چہرہ مبارک تلوار کی طرح (لمبا اور پتلا) تھا۔ انہوں نے کہا نہیں بلکہ چاند کی طرح (گول اور چمکدار) تھا۔ (بخاری شریف 3552)

مسلم کی ایک روایت میں حضرت جابر بن سمرۃؓ نے آپ کے چہرہ انور کو روشن اور چمکدار ہونے کی بناء پر سورج سے تشبیہ دی ہے۔

تبرکات کا ثبوت۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان تبرکات کو مانتے تھے

حدیث نمبر 59: (ترجمہ) حضرت ابو جحیفہؓ۔ یت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ کو وادی بطحار میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور آپ کے سامنے برچھا گاڑا ہوا تھا۔ یہ حدیث (313) پہلے گزر چکی ہے اور اس روایت میں اتنا اضافہ ہے کہ لوگ آپ کے ہاتھ پکڑ کر اپنے چہروں پر ملنے لگے چنانچہ میں نے آپ کا ہاتھ لے کر اپنے چہرہ پر رکھا تو وہ برف سے زیادہ سرد اور کستوری سے زیادہ خوشبودار تھا۔

(بخاری شریف 634, 633, 501, 499, 495, 376, 187, 3553
(5859,5786,3566

حدیث نمبر 60: (ترجمہ) رسول اللہ کے جسم اطہر سے طبعی طور پر خوشبو آتی تھی اگرچہ آپ نے خوشبو نہ بھی استعمال کی ہو چنانچہ رسول اللہ جس راستہ سے گزرتے وہ خوشبو سے مہک اٹھتا لوگوں کو پتہ چل جاتا کہ یہاں سے رسول اللہ گزرے ہیں۔ (عون الباری

(4/224

حدیث نمبر 61: (ترجمہ) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ میں یکے بعد دیگرے بنی آدم کے بہترین زمانوں میں ہوتا آیا ہوں یہاں تک وہ زمانہ آیا جس میں میں پیدا ہوا ہوں۔ (بخاری شریف 3557، نزہتہ القاری 1884)

نبی کریمؐ نے زلفانِ مبارک رکھے تھے

حدیث نمبر 62: (ترجمہ) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ اپنے سر کے بال لٹکائے رکھتے اور مشرکین اپنے سر کے بالوں کی مانگ نکالتے۔ لیکن اہل کتاب اپنے سر کے بالوں کو لٹکائے رکھتے تھے اور رسول اللہؐ کو جس بات کے متعلق کوئی حکم نہ آتا تو اہل کتاب کی موافقت پسند فرماتے تھے۔ بعد میں رسول اللہؐ بھی سر میں مانگ نکالنے لگے تھے۔

بخاری شریف 5917,3944,3558 ' نزہتہ القاری 1885

جسمِ نبیؐ قدرتی طور پر معطر تھا اور پسینہ مبارک مشک و عنبر سے بہت زیادہ خوشبودار تھا

حدیث نمبر 63: (ترجمہ) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے کسی موٹے یا باریک ریشم کو رسول اللہ کی ہتھیلی سے زیادہ نرم نہیں پایا اور نہ میں نے کبھی کوئی خوشبو یا عطر رسول اللہؐ کی خوشبو یا عطر سے اچھی سونگھی۔

(بخاری شریف 3561,1141,1972.[illegible])

نبی کی آنکھ سو بھی جائے تو دل بیدار رہتا ہے

اس لئے ان کا وضو نہیں ٹوٹتا

حدیث نمبر 64: (ترجمہ) حضرت انسؓ سے روایت ہے وہ اس رات کا واقعہ بیان کرتے ہیں جس میں رسول اللہؐ کو مسجد کعبہ سے معراج ہوئی کہ نزول وحی سے پہلے آپؐ کے پاس تین آدمی آئے۔ آپ اس وقت مسجد حرام میں سو رہے تھے۔ ان تینوں میں سے ایک نے کہا کہ کون شخص ہے؟ دوسرے نے کہا وہی جوان سب سے بہتر ہیں۔ تیسرے نے کہا جو آخر میں تھا ان سب میں بہتر کو لے چلو۔ اس رات اتنی ہی باتیں ہوئی۔ آپ نے ان لوگوں کو دیکھا نہیں یہاں تک کہ وہ کسی دوسری رات پھر آئے۔ بایں حالت کہ آپ کا دل بیدار تھا۔ رسول اللہ کی آنکھیں سو جاتی تھیں لیکن آپ کا دل نہ سوتا تھا اور تمام انبیاءؑ کا یہی حال ہے کہ ان کی آنکھیں سو جاتی ہیں اور ان کے دل نہیں سوتے پھر جرائیلؑ نے اپنے ذمے یہ کام لیا۔ پھر وہ آپؐ کو آسمان کی طرف چڑھا کر لے گئے۔

(بخاری شریف 3570 نزھۃ القاری 1893 ' بخاری 6581,5610,4964 (7517,

انگلیوں کے درمیان سے چشموں کا جاری ہونا آپؐ کا مخصوص معجزہ اور مافوق الاسباب میں استعانت کا ثبوت

حدیث نمبر 65: (ترجمہ) حضرت انسؓ سے ہی روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ آپ مقام ذوراء میں تشریف رکھتے تھے۔ وہاں آپ کے پاس پانی کا ایک برتن لایا گیا آپ نے اپنا ہاتھ اس برتن میں رکھا تو آپ کی انگلیوں کے درمیان سے پانی جوش مارنے لگا۔ جس سے تمام لوگوں نے وضو کیا۔ حضرت انسؓ سے پوچھا گیا کہ تم اس وقت کتنے آدمی تھے تو انہوں نے کہا تین سو یا تین سو کے قریب قریب آدمی تھے۔ (نزھۃ القاری 1894 ' بخاری شریف 37575,3574,200195,169,3572)

انگلیوں کے درمیان سے چشموں کا جاری ہونا آپؐ کا مخصوص معجزہ اور مافوق الاسباب میں استعانت کا ثبوت

حدیث نمبر 66: (ترجمہ) حضرت عبداللہ مسعودؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ہم تو معجزات کو باعث برکت خیال کرتے تھے اور تم سمجھتے ہو کہ کفار کو ڈرانے کے لئے ہوا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ ہم کسی سفر میں رسول اللہؐ کے ہمراہ تھے کہ پانی کم ہو گیا آپؐ نے فرمایا کہ کچھ بچا ہوا پانی تلاش کر لاؤ چنانچہ لوگ ایک برتن لائے جس میں تھوڑا سا پانی باقی تھا۔ آپ نے اپنا دست مبارک پانی میں ڈال دیا اور اس کے بعد فرمایا کہ مبارک پانی کی طرف آؤ اور برکت تو اللہ کی طرف سے ہے میں نے دیکھا۔ انگشت ہائے مبارک سے پانی پھوٹ رہا تھا اور بسا اوقات ہمیں کھاتے وقت کھانے میں تسبیح کی آواز آتی تھی۔ (نزھۃ القاری 1898 ' بخاری شریف 3579)

اہل سنت کے مذہب کی حقانیت

حدیث نمبر 67: (ترجمہ) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے وہ رسول اللہؐ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ قیامت قائم نہ ہو گی تا آنکہ تم ایک ایسی قوم سے جنگ کرو گے جن کی جوتیاں بالوں سے بنی ہوں گی یہ حدیث (1262) پہلے گزر چکی ہے لیکن اتنا اضافہ ہے کہ تم لوگوں پر ایسا زمانہ بھی آنے والا ہے کہ صرف میرا ایک مرتبہ کا دیدار آدمی کو اپنے اہل وعیال اور مال و اسباب سے بھی زیادہ محبوب ہو گا۔ (نزھۃ القاری 1900 بخاری شریف 3589)

علم غیب عطائی

حدیث نمبر 68: (ترجمہ) حضرت ابو ہریرہؓ سے ہی ایک دوسری روایت میں ۔

انہوں نے کہا کہ میں نے صادق و مصدوقؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ میری امت کی ہلاکت قریش کے چند لڑکوں کے ہاتھ پر ہوگی۔ اگر میں چاہوں تو ان کا نام بھی بتا سکتا ہوں کہ فلاں بن فلاں اور فلاں بن فلاں۔

(نزھتہ القاری 1906 ' بخاری شریف 7558,3604,3605)

علم غیب عطائی

حدیث نمبر 69: (ترجمہ) حضرت علیؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ جب میں تم سے رسول اللہ کی حدیث بیان کرتا ہوں تو آپ پر جھوٹ بولنے سے مجھ کو یہ زیادہ محبوب ہے کہ میں آسمان سے گر جاؤں اور جب میں تم سے وہ باتیں کروں جو میرے اور تمہارے درمیان ہوئی ہیں تو (کوئی نقصان نہیں کیونکہ) لڑائی ایک پر فریب چال ہے۔ میں نے رسول اللہؐ سے سنا ہے کہ آخر زمانہ کچھ نوعمر بے وقوف پیدا ہوں گے جو زبان سے بہترین خلائق کی باتیں کریں گے۔ لیکن اسلام سے اس طرح نکل جائیں گے جس طرح تیر کمان سے نکل جاتا ہے اور ایمان ان کے حلق کے نیچے نہیں اترے گا۔ ایسے لوگوں سے جہاں ملاقات ہو تو انہیں قتل کرنے کی کوشش کرنا کیونکہ قیامت کے دن اس شخص کو ثواب ملے گا جو ان کو قتل کریگا۔

(نزھتہ القاری 1908 ' بخاری 6930,5057,3611)

علم غیب عطائی اور نفاذ اسلامی قوانین کا فائدہ حصول امن

حدیث نمبر 70: (ترجمہ) حضرت خباب بن ارتؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ایک دفعہ رسول اللہؐ کعبہ کے سایہ تلے اپنی چادر سے تکیہ لگائے بیٹھے تھے کہ ہم نے آپ سے کفار کی ایذاء کے متعلق شکایت کی' ہم نے عرض کیا کہ آپ ہمارے لئے مدد کیوں نہیں مانگتے اور اللہ سے ہمارے لئے دعا کیوں نہیں کرتے؟ آپ نے فرمایا تم لوگوں سے قبل کچھ لوگ ایسے ہوئے ہیں کہ ان کے لئے زمین میں گڑھا کھودا جاتا تھا۔ پھر اس میں انہیں کھڑا کر

دیا جاتا۔ آرلا لایا جاتا اور ان کے سر پر رکھ کر ان کے دو ٹکڑے کر دیئے جاتے لیکن اس قدر سختی ان کو ان کے دین سے برگشتہ نہ کرتی تھی پھر ان کے گوشت کے نیچے ہڈی اور پٹھوں پر لوہے کی کنگھیاں کھینچ دی جاتی تھیں لیکن یہ اذیت بھی انہیں ان کے دل سے نہ ہٹا سکتی تھی۔ اللہ کی قسم ! یہ دین ضرور کامل ہو گا۔ اس حد تک کہ اگر کوئی مسافر صنعاء سے حضر موت تک کا سفر کرے گا تو اسے اللہ کے سواء کسی کا ڈر نہ ہو گا اور نہ کوئی اپنی بکریوں کے لئے بھیڑیئے کا خوف کریگا مگر تم جلدی کرتے ہو۔

(نزھتہ القاری 1909 ' بخاری شریف 6943,3852,3612)

آداب بارگاہ نبویؐ

حدیث نمبر 71: (ترجمہ) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے حضرت ثابت بن قیسؓ کو نہ پایا تو ایک شخص نے عرض کیا۔ یا رسول اللہؐ میں آپؐ کو اس کی خبر لا کر دوں گا چنانچہ وہ حضرت ثابت بن قیسؓ کے پاس گیا اور اسے اپنے گھر میں سرنگوں بیٹھا پایا تو اس شخص نے پوچھا تمہارا کیا حال ہے؟ ثابت بن قلیسؓ نے کہا برا حال ہے۔ یہ اپنی آواز کو رسول اللہؐ کی آواز پر بلند کرتا ہے۔ لہٰذا اس کا عمل ضائع ہو گیا اور وہ دوزخیوں سے ہے۔ چنانچہ وہ شخص واپس آیا اور آپ کو حقیقت حال سے آگاہ کیا کہ اس نے ایسا کہا ہے۔ پھر وہ شخص دوسری مرتبہ بڑی بشارت لے کر گیا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا! ثابتؓ کے پاس جاؤ اور اس سے کہو کہ تم دوزخیوں میں سے نہیں بلکہ تم جنتی ہو۔ (نزھتہ القاری 1910 ' بخاری 4846,3613)

گستاخ نبی کی دنیاوی سزا

حدیث نمبر 72: (ترجمہ) حضرت انسؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ ایک نصرانی شخص نے مسلمان ہو کر سورۃ البقرہ اور سورۃ آل عمران پڑھ لی۔ پھر رسول اللہؐ کے لئے

کتابت وحی کرنے لگا۔ اس کے بعد وہ پھر نصرانی ہو گیا اور کہنے لگا کہ محمدؐ صرف وہی کچھ جانتے ہیں جو میں نے ان کے لئے لکھ دیا ہے۔ چنانچہ اللہ نے اسے موت دے دی تو لوگوں نے اسے دفن کر دیا۔ جب صبح ہوئی تو لوگوں نے دیکھا کہ زمین نے اس کی لاش باہر پھینک دی ہے۔ لوگوں نے کہا یہ تو محمدؐ اور اس کے ساتھیوں کا کام ہے کیونکہ ان کے پاس سے بھاگ آیا تھا۔ اس لئے ہمارے ساتھی کی قبر انہوں نے کھود ڈالی ہے پھر انہوں نے اسے قبر میں رکھ کر بہت گہرائی میں دفن کر دیا۔ مگر صبح کو زمین نے اس کی لاش پھر باہر پھینک دی۔ اس پر لوگوں نے یہی کہا کہ یہ تو محمدؐ اور اس کے ساتھیوں کا فعل ہے۔ انہوں نے ہمارے ساتھی کی قبر اکھاڑی ہے کیونکہ وہ ان کے پاس سے بھاگ آیا تھا۔ لہٰذا انہوں نے اس کی قبر پھر اور زیادہ گہری کھودی جتنا کہ ان کے امکان میں تھا۔ لیکن صبح کے وقت اس کی لاش پھر زمین نے باہر پھینک دی تھی۔ تب لوگوں نے یقین کیا کہ یہ آدمیوں کی طرف سے نہیں بلکہ اللہ کی طرف سے ہے لہٰذا اس کو اسی طرح ڈال دیا۔

(نزہۃ القاری 1913، بخاری شریف 3617)

رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے جو کلمہ نکلا ہو کر رہا

حدیث نمبر73: (ترجمہ) حضرت ابن عباس ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک اعرابی کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے اور رسول اللہ ﷺ کی عادت مبارک تھی کہ جب کسی مریض کی عیادت کو تشریف لے جاتے تو یہ فرمایا کرتے کہ کوئی حرج نہیں انشاء اللہ پاکیزگی کا باعث ہوگا۔ لہٰذا آپ نے اس سے بھی یہی کہا کچھ حرج نہیں اگر اللہ نے چاہا تو یہ گناہ کی معافی کا سبب ہے اس نے کہا کہ آپ کہتے ہیں کہ یہ بیماری گناہوں سے پاک کر دے گی ہرگز نہیں۔ یہ تو ایک سخت بخار ہے جو ایک بوڑھے کو لپیٹ میں لئے ہوئے ہیں اور اسے قبر میں لے جائے گا پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہاں اب ایسا ہی ہوگا۔

(نزھۃ القاری ، بخاری شریف 7470,5662,5656,3616)

فراخی دنیا کی پیشن گوئی اور ثبوت علم غیب عطائی

حدیث نمبر74: (ترجمہ) حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تمہارے پاس قالین ہیں۔ میں نے عرض کیا ہم لوگوں کے پاس کہاں؟ آپ نے فرمایا عنقریب تمہارے پاس قالین ہوں گے چنانچہ ایک وقت آیا کہ میں اپنی بیوی سے کہتا تھا کہ اپنے قالین کو ہمارے پاس سے ہٹا دے تو وہ کہتی ہے کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہ تھا کہ عنقریب تمہارے پاس قالین ہوں گے۔ اس لئے میں ان کو کیوں الگ رکھ دوں چنانچہ میں اسے اس کے حال پر چھوڑ دیتا ہوں۔

(نزھۃ القاری 1918 ، بخاری شریف 3631)

امیہ کا آپ ﷺ کے ہاتھوں قتل ہونے کی پیشن گوئی

حدیث نمبر75: (ترجمہ) حضرت سعد بن معاذ ؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے امیہ بن خلف سے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ بزعم خویش وہ تجھے قتل کریں گے۔

امیہ نے پوچھا کیا مجھے؟ انہوں نے کہا ہاں امیہ نے کہا اللہ کی قسم! محمدؐ جو بات کہتے ہیں تو وہ جھوٹ نہیں کہتے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اسے غزوہ بدر میں قتل کر دیا۔ اس حدیث میں ایک واقعہ بھی ہے مگر اصل حدیث کا مضمون یہی ہے۔

(نزہتہ القاری 1919 ' بخاری شریف 3632-3950)

حضورؐ کیلئے علم غیب عطائی کا ثبوت اور لوگوں کے آباؤ اجداد کا علم

حدیث نمبر 76: (ترجمہ) حضرت انسؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہؐ نے ایک خطبہ ارشاد فرمایا۔ میں نے اب تک اس جیسا عمدہ خطبہ نہ سنا تھا۔ آپؐ نے فرمایا اگر تمہیں وہ باتیں معلوم ہوں جو مجھے معلوم ہیں تو تم بہت کم ہنسو اور زیادہ روتے رہو۔ حضرت انسؓ نے کہا کہ یہ سن کر صحابہ کرامؓ نے اپنے چہروں کو ڈھانپ لیا اور سسکیاں بھر کر رونے لگے۔ اتنے میں ایک شخص نے پوچھا میرا باپ کون ہے؟ آپ نے فرمایا فلاں ہے۔ تب مذکورہ بالا آیت نازل ہوئی۔ (بخاری شریف 4621)

قیامت کے دن سارے لوگ بلا واسطہ اللہ تعالیٰ سے حساب و کتاب لینے کی دعا نہیں کریں گے بلکہ بواسطہ انبیاء سوال پیش کرنے کی سعی کریں گے نیز شفاعت کبریٰ خصائص مصطفیٰؐ سے ہے

حدیث نمبر 77: (ترجمہ) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہؐ کے پاس گوشت لایا گیا چنانچہ دستی کا گوشت آپ کو پیش کیا گیا۔ وہ آپ کو بہت پسند تھا۔ آپ نے اسے دانتوں سے نوچ نوچ کر کھایا اس کے بعد فرمایا قیامت کے دن میں لوگوں کا سردار ہونگا۔ تم جانتے ہو کس وجہ سے ایسا ہوگا؟ اللہ تعالیٰ اگلے پچھلے سب لوگوں کو ایک چٹیل

میدان میں جمع کریگا جہاں آواز دینے والے کی آواز سب کو پہنچ سکے گی اور نظر سب کو دیکھ سکے گی اور سورج بہت قریب ہوگا۔ لوگوں کو ناقابل برداشت غم اور مالا یطاق تکلیف ہوگی بالآخر آپس میں کہیں گے دیکھو کیسی تکلیف ہو رہی ہے کوئی سفارش کرنے والا تلاش کرو جو پروردگار کے پاس جا کر تمہارے متعلق کچھ کہے۔ پھر باہمی مشورہ کر کے یہ کہیں گے کہ حضرت آدم علیہ السلام کے پاس چلو پھر حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے آپ انسانوں کے باپ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنے دست مبارک سے بنایا اور پھر آپ میں روح پھونکی۔ فرشتوں کو سجدہ کرنے کا حکم دیا انہوں نے آپ کو سجدہ کیا۔ کیا آپ دیکھتے نہیں کہ ہمیں کیسی تکلیف ہو رہی ہے؟ برائے کرم آپ ہماری سفارش کریں حضرت آدمؑ کہیں گے آج میرا رب بہت غصہ میں ہے۔ ایسا غصہ نہ کبھی پہلے کیا تھا اور نہ آئندہ کرے گا مجھے اس نے ایک درخت کے پھل سے منع کیا تھا لیکن میں نے کھا لیا تھا۔ مجھے خود اپنی پڑی ہے تم کسی دوسرے کے پاس جاؤ بلکہ نوح پیغمبرؑ کے پاس جاؤ لوگ حضرت نوحؑ کے پاس آئیں گے اور کہیں گے آپ سب سے پہلے رسول ہو کر زمین پر آئے اور اللہ نے آپ کو اپنا شکرگزار بندہ فرمایا۔ اب آپ پروردگار کے پاس ہماری سفارش کریں آپ نہیں دیکھتے کہ ہمیں کیسی تکلیف ہو رہی ہے؟ وہ کہیں گے آج میرا رب بہت غصہ میں ہے اس سے پہلے کبھی ایسے غصے میں نہیں آیا اور نہ آئندہ آئے گا اور میرے لئے ایک دعا کا حکم تھا اور وہ میں اپنی قوم کے خلاف مانگ چکا ہوں مجھے تو خود اپنی پڑی ہے میرے سوا تم کسی اور کے پاس جاؤ اور اب ابراہیمؑ کے پاس جاؤ یہ سن کر سب لوگ حضرت ابراہیمؑ کے پاس آئیں گے اور کہیں گے اے ابراہیمؑ! آپ اللہ کے نبی اور تمام اہل زمین سے اس کے دوست ہو آپ پروردگار کے پاس ہماری سفارش کریں کیا آپ نہیں دیکھتے کہ ہمیں کیسی تکلیف ہو رہی ہے؟ آپ فرمائیں گے آج میرا رب بہت غصہ میں ہے۔ اس سے پہلے نہ کبھی اتنا غصہ ہوا اور نہ آئندہ ہوگا میں نے (دنیا میں) تین خلاف واقعہ باتیں کی تھیں اب مجھے تو اپنی پڑی ہے میرے علاوہ تم کسی اور کے پاس جاؤ اچھا حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ یہ لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس جائیں گے اور عرض کریں گے اے موسیٰ علیہ السلام! آپ اللہ کے رسول ہیں اللہ

تعالیٰ نے آپ کو اپنی کلام و رسالت سے فضیلت عطا فرمائی آج آپ اللہ کے حضور ہماری سفارش کریں کیا آپ نہیں دیکھتے کہ ہم کس قسم کی تکلیف میں مبتلا ہیں؟ حضرت موسیٰ علیہ السلام کہیں گے۔ آج تو میرا مالک بہت غصہ میں ہے اتنا غصے میں کبھی نہیں ہوا تھا نہ ہوگا نیز میں نے ایک شخص کو قتل کر دیا تھا جس کے قتل کا مجھے حکم نہ تھا لہٰذا مجھے تو اپنی پڑی ہے تم کسی اور کے پاس جاؤ۔ اچھا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس جاؤ چنانچہ سب لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے اور کہیں گے اے عیسیٰ علیہ السلام آپ اللہ کے رسول اور وہ کلمہ ہیں جو اس نے حضرت مریم علیہ السلام کی طرف بھیجا تھا۔ آپ اس کی روح ہیں اور آپ نے گود میں رہ کر بچپن میں لوگوں سے باتیں کی تھیں کچھ سفارش کرو اور دیکھو ہم کس مصیبت میں گرفتار ہیں؟ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہیں گے کہ آج میرا پروردگار انتہائی غصہ میں ہے اتنا کبھی نہ ہوا تھا اور نہ آئندہ ہوگا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اپنے متعلق کسی گناہ کو بیان نہیں کریں گے البتہ یہ ضرور کہیں گے کہ مجھے تو اپنی پڑی ہے میرے علاوہ کسی اور کے پاس جاؤ تم لوگ حضرت محمدؐ کے پاس جاؤ چنانچہ سب لوگ حضرت محمدؐ کے پاس آئیں گے اور عرض کریں گے اے محمدؐ آپ اللہ تعالیٰ کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف کر دیئے ہیں۔ آپ اللہ سے ہماری سفارش فرمائیں دیکھئے ہمیں کیسی تکلیف ہو رہی ہے؟ رسول اللہؐ فرماتے ہیں کہ اس وقت میں عرش کے نیچے جا کر اپنے رب کے حضور سجدہ ریز ہو جاؤں گا اللہ تعالیٰ اپنی تعریف اور خوبی کی وہ وہ باتیں میرے دل پر منکشف کرے گا جن کا مجھ سے پہلے کسی پر ان کا انکشاف نہیں ہوا ہوگا چنانچہ میں اسی طریقے کے مطابق حمد و ثناء بجا لاؤں گا تو پھر حکم ہوگا اے محمدؐ سر اٹھا مانگ جو مانگتا ہے دیا جائے گا تم جس کی سفارش کرو گے ہم سنیں گے۔ میں سر اٹھا کر عرض کروں گا پروردگار میری امت پر رحم فرما میرے پروردگار میری امت پر رحم فرما فرمان الٰہی ہوگا اے محمدؐ اپنی امت کے وہ لوگ جن کا حساب نہیں ہوگا انہیں جنت کے دائیں دروازے سے داخل کر دو اگرچہ وہ لوگوں کے ساتھ شریک ہو کر دوسرے دروازوں سے بھی جنت میں جا سکتے ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جنت کے دونوں دروازوں کا درمیانی فاصلہ

مکہ اور حمیر یا مکہ اور بصریٰ کے درمیانی فاصلہ جتنا ہے۔ (بخاری شریف 4712)

آنحضرتؐ کا امام اعظم ابوحنیفہ کے حق میں پیشن گوئی اور آپؐ کیلئے ثبوت علم غیب عطائی

حدیث نمبر 78: (ترجمہ) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہؐ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ سورۃ جمعہ نازل ہوئی جب آپ اس آیت پر پہنچے" اور ان دوسرے لوگوں کے لئے بھی ہے جو ابھی ان سے نہیں ہیں"۔ تو عرض کیا گیا یا رسول اللہؐ ان سے کون لوگ مراد ہیں؟ آپ نے کوئی جواب نہ دیا حالانکہ تین مرتبہ پوچھا گیا اور اس مجلس میں حضرت سلمان فارسیؓ بھی موجود تھے۔ آپ نے اپنا دست شفقت ان پر رکھا اور فرمایا اگر ایمان ثریا ستارے کے قریب بھی ہوتا تو بھی یہ لوگ یا ان میں سے کوئی شخص اس تک ضرور پہنچ جاتا۔
(بخاری شریف 4897)

ولی اللہ کی نشانی اور خدا اس کی کھائی ہوئی قسم کو پورا کرتا ہے

حدیث نمبر 79: (ترجمہ) حضرت حارثہ بن وھب خزاعیؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کیا میں تمہیں جنتی لوگوں کی خبر نہ دوں؟ ہر ناتواں عاجزی کرنے والا اگر اللہ کے بھروسے کسی بات کی قسم اٹھا بیٹھے تو اللہ اس کو پورا کر دے اور کیا تمہیں اہل جہنم کی خبر نہ دوں؟ دوزخی جھگڑالو، متکبر اور شریر لوگ ہوں گے۔
(بخاری شریف 4948)

بے ادب خوارج کی نشانیاں اور ان کا دین سے نکلنا اور آنحضرتؐ کیلئے علم غیب عطائی کا ثبوت

حدیث نمبر 80: (ترجمہ) حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تم میں سے کچھ لوگ ایسے پیدا ہوں گے کہ تم اپنی نماز کو ان کی نماز کے مقابلہ میں' اپنے روزوں کو ان کے روزہ کے مقابلہ میں اور اپنے دیگر نیک اعمال کو ان کے اعمال کے مقابلہ میں حقیر خیال کرو گے اور وہ قرآن تو پڑھیں گے لیکن وہ ان کے گلے سے نیچے نہیں اترے گا وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار سے نکل جاتا ہے۔ ایسا کہ شکاری تیر کے پھل کو دیکھتا ہے تو اسے کچھ نظر نہیں آتا پھر وہ پیکان کی جڑ کو دیکھتا ہے تو وہاں بھی اسے کچھ نہیں ملتا پھر وہ تیر کی لکڑی کو دیکھتا ہے تو اسے کوئی نشان نظر نہیں آتا پھر وہ تیر کے پھل کو دیکھتا ہے تب بھی اسے کچھ نہیں ملتا صرف اسے شک گزرتا ہے۔ (کیونکہ وہ تیر جانور کے خون اور لید کے درمیان سے گزر کر آیا ہے)۔ بخاری شریف 5058

حضورؐ کو دنیا میں جنتیوں اور جہنمیوں کا علم کہ غریب مسلمان بغیر رکاوٹ جنت میں داخل ہونگے اور مالداروں کو دروازے پر روک دیا جائیگا

حدیث نمبر 81: (ترجمہ) حضرت اسامہ بن زیدؓ سے روایت ہے وہ رسول اللہؐ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا میں جنت کے دروازے پر کھڑا ہوا کیا دیکھتا ہوں کہ اس میں زیادہ تر محتاج اور نادار تھے اور مالداروں کو دروازے پر روک دیا گیا ہے لیکن دوزخی مالداروں کو تو پہلے ہی جہنم میں بھیجنے کا حکم دیا گیا تھا پھر میں نے دوزخ کے دروازے پر کھڑے ہو کر دیکھا تو اس میں زیادہ تر عورتیں تھیں۔ (بخاری شریف 5196 نزہۃ القاری 2402)

رسول اللہ کا معجزہ کہ باغ میں کھجوریں نہیں تھیں آپ کی برکت سے فوراً ہوگئیں اور حضرت جابرؓ کی مافوق الاسباب طریقے سے اعانت فرمائی

حدیث نمبر 82: (ترجمہ) حضرت جابر بن عبداللہؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ مدینہ میں ایک یہودی تھا وہ میرے باغ کی کھجوریں اترنے تک مجھے قرض دیا کرتا تھا میرے پاس وہ زمین تھی جو بیر رومہ کے راستہ پر واقع ہے ایک سال خالی گزرا کہ اس میں کھجوریں نہ ہوئیں اور وہ سال گزر گیا کٹائی کے وقت وہ یہودی میرے پاس آیا لیکن میں کاٹتا کیا وہاں کچھ تھا ہی نہیں اس سے آئندہ سال تک کے لئے مہلت مانگی لیکن وہ راضی نہ ہوا پھر یہ خبر رسول اللہ ﷺ کو پہنچی آپ نے اپنے صحابہؓ سے فرمایا چلو ہم اس یہودی سے کہیں کہ وہ حضرت جابرؓ کو مزید مہلت دے دے چنانچہ آپ سب میرے باغ میں تشریف لائے اور یہودی سے گفتگو کرنے لگے وہ کہنے لگا ابوالقاسم ﷺ میں جابرؓ کو مہلت نہیں دوں گا جب آپ نے یہودی کو دیکھا تو کھڑے ہوئے اور کھجور کے درختوں میں ایک چکر لگایا پھر یہودی سے آ کر فرمایا مہلت دے لیکن وہ راضی نہ ہوا حضرت جابرؓ کہتے ہیں آخر میں کھڑا ہوا اور باغ سے تھوڑی سی تازہ کھجوریں لاکر آپ کے سامنے رکھ دیں۔ آپ نے تناول فرما کر مجھ سے دریافت کیا اے جابرؓ! تیرا ٹھکانہ کہاں ہے؟ وہ جھونپڑا جہاں تو آرام کے لئے بیٹھتا ہے) میں نے آپ کو اس جگہ کی نشاندہی کی آپ ﷺ نے فرمایا جا میرے لئے وہاں بستر کر دے میں نے فوراً وہاں بچھونا بچھا دیا آپ ﷺ نے کچھ دیر آرام فرمایا پھر بیدار ہوئے تو میں مٹھی بھر کھجوریں لے آیا آپ نے وہ بھی کھائیں پھر کھڑے ہوئے اور یہودی کو سمجھایا مگر پھر بھی وہ اپنی ضد پر قائم رہا بالآخر آپ دوسری بار درختوں کے نیچے کھڑے ہوئے اور حضرت جابرؓ سے فرمایا کہ تو کھجوریں توڑنا شروع کر دے اور یہودی کا قرض بھی ادا کر پھر آپ کھجوریں توڑنے کی جگہ ٹھہر گئے چنانچہ میں نے اتنی کھجوریں توڑیں کہ اس کا قرض بھی ادا ہو گیا اور اسی قدر مزید بچ رہیں سو میں نکلا اور آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر خوشخبری سنائی تو آپ ﷺ نے خوش ہو کر فرمایا میں شہادت دیتا ہوں کہ میں اللہ کا سچا رسول ہوں۔ (بخاری شریف 5443)

حضور ﷺ کی نافرمانی سے بائیکاٹ کا ثبوت

حدیث نمبر 83: (ترجمہ) حضرت عبداللہ بن مغفلؓ سے روایت ہے انہوں نے ایک شخص کو دیکھا کہ انگلی سے چھوٹے چھوٹے سنگریزے پھینک رہا ہے تو اس سے کہا ایسا مت کرو کیونکہ رسول اللہؐ اس سے منع فرماتے ہیں آپ اسے مکروہ کہتے تھے نیز فرمایا کہ اس سنگریزے سے نہ تو شکار ہوتا ہے اور نہ ہی دشمن زخمی ہوتا ہے البتہ کبھی کبھی دانت ٹوٹ جاتا ہے یا آنکھ پھوٹ جاتی ہے بعد ازاں حضرت عبداللہ بن مغفلؓ نے اس شخص کو پھر کنکر مارتے دیکھا تو اس سے فرمایا کہ میں نے تم سے رسول اللہؐ کی حدیث بیان کی تھی کہ آپؐ نے اسی طرح کنکر پھینکنے سے منع فرمایا یا مکروہ سمجھا ہے لیکن تو باز آنے کی بجائے وہی کام کئے جا رہا ہے میں تجھ سے اتنا عرصہ کسی قسم کی گفتگو نہیں کروں گا۔ (بخاری شریف 5479)

رسول اللہؐ کا شارع ہونا ثابت ہوا نیز کچلی درندے کا حرام ہونا

حدیث نمبر 82: (ترجمہ) حضرت ابوثعلبہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے ہر کچلی والے درندے کو کھانے سے منع فرمایا ہے۔ (بخاری شریف 5530)

حضورؐ کا شارع ہونا اور عیدین کے روزوں کا ممنوع ہونا ثابت ہوا

حدیث نمبر 83: (ترجمہ) حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے پہلے نماز عید پڑھائی پھر خطبہ ارشاد فرمایا فرمانے لگے اے لوگو! رسول اللہؐ نے ان دونوں عیدوں (عید الفطر اور عید الضحیٰ) میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے کیونکہ عید الفطر تو تمہارے روزوں کے افطار کا دن ہے اور عید الضحیٰ تمہارے لئے قربانی کا گوشت کھانے کا دن ہے۔
(بخاری شریف 5571)

علم غیب عطائی کا ثبوت ہو رہا ہے

حدیث نمبر 84: (ترجمہ) حضرت ابو عامر اشعریؓ سے روایت ہے انہوں نے رسول

اللہؐ سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ میری امت میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو زنا کرنے ریشم پہننے شراب پینے اور باجے بجانے کو حلال سمجھیں گے اور ایسا ہو گا کہ چند لوگ پہاڑ کے دامن میں پڑاؤ کریں گے شام کے وقت انکا چرواہا ان کے جانور ان کے پاس لائے گا تو کوئی فقیر ان کے پاس آ کر اپنی ضرورت کا سوال کریگا وہ جواب دیں گے کہ کل کو آنا تو رات کے وقت اللہ تعالیٰ ان پر پہاڑ گرا کر ان کا کام تمام کر دے گا اور کچھ لوگوں کو مسخ کر کے بندر اور خنزیر بنا دے گا پھر قیامت تک وہ اسی صورت میں رہیں گے۔ (بخاری شریف 5590)

(ف): اس سے معلوم ہوا کہ آلات موسیقی حرام ہیں لیکن امام ابن حزمؒ گانے وغیرہ کے جواز کے قائل ہیں اور اسی حدیث کو منقطع قرار دیتے ہیں حالانکہ دیگر طرق سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حدیث صحیح اور متصل ہے۔ (فتح الباری 10/52) بخاری شریف 5590

حضورؐ کا شارع ہونا اور مختلف قسم کے کھجور کو نبیذ بنانے کیلئے ملانے اور کھجور اور انگور کو نبیذ بنانے کے لئے ملانے کا ممنوع ہونا ثابت ہوا

حدیث نمبر 85: (ترجمہ) حضرت ابو قتادہؓ کی روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہؐ نے گدری کھجور اور پختہ کھجور نیز کھجور اور انگور کو نبیذ بنانے کے لئے ملا کر بھگونے سے منع فرمایا ہے اور آپ کا ارشاد گرامی ہے نبیذ بنانے کے لئے ان چیزوں میں سے ہر ایک کو علیحدہ علیحدہ بھگویا جائے۔ بخاری شریف 5602

مشک کو الٹا رکھ کر اس کے منہ سے منہ لگا کر پانی پینا منع ہونا اور حضورؐ کا شارع ہونا نیز دیوار پڑوسی میں کیل ٹھونکنا ممنوع ہے

حدیث نمبر 86: (ترجمہ) حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہؐ نے مشک کو الٹا کر کے اس کے منہ سے منہ لگا کر پانی پینے سے منع فرمایا ہے۔

(بخاری شریف 5625)

مشک کو الٹا رکھ کر اس کے منہ سے منہ لگا کر پانی پینا منع ہونا اور حضورؐ کا شارع ہونا نیز دیوار پڑوسی میں کیل ٹھونکنا ممنوع ہے

حدیث نمبر 87: (ترجمہ) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہؐ نے مشکیزے اور مشک ہر دو کے منہ سے پانی پینے کی ممانعت فرمائی ہے نیز اس سے بھی منع فرمایا کہ کوئی اپنے پڑوسی کو اپنی دیوار میں کھونٹی نہ گاڑنے دے۔ (بخاری شریف 5627)

حضورؐ کے پیالہ مبارک سے تبرک کا ثبوت اور تبرکات کو اپنی اصلی حالت پر چھوڑنا چاہئے

حدیث نمبر 88: (ترجمہ) حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ان کے پاس رسول اللہ کا پیالہ تھا انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہؐ کو اس پیالہ سے بہت مدت تک پانی پلایا ہے اس پیالہ میں لوہے کا ایک کڑا بھی تھا حضرت انسؓ نے چاہا کہ اس لوہے کے کڑے کی جگہ سونے یا چاندی کا کڑا ڈلوا دیں تب حضرت ابوطلحہؓ نے انہیں سمجھایا کہ رسول اللہؐ کی بنائی ہوئیں کسی چیز کو نہیں بدلنا چاہئے چنانچہ انہوں نے پھر ویسے ہی رہنے دیا۔

(بخاری شریف 5638)

قرآن کی آیات یا احادیث میں مذکورہ متبرک الفاظ سے دم کے جواز کا ثبوت، دم کے جائز ہونے اور نظر لگنے کا ثبوت

حدیث نمبر 89: (ترجمہ) حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہؐ نے ایک انصاری گھرانے کو اجازت دی تھی کہ وہ بچھو وغیرہ کے ڈس جانے اور کان

کے درد کے لئے دم کر لیا کریں پھر حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسولؐ کی زندگی میں پسلی کے درد کی وجہ سے داغ لگوایا تھا اس وقت حضرت ابوطلحہؓ ' حضرت انس بن نضرؓ اور حضرت زید بن ثابتؓ بھی موجود تھے واضح رہے کہ حضرت ابوطلحہؓ نے مجھے داغ دیا تھا۔
(بخاری شریف 5721,5719)

قرآن کی آیات یا احادیث میں مذکورہ متبرک الفاظ سے دم کے جواز کا ثبوت' دم کے جائز ہونے اور نظر لگنے کا ثبوت

حدیث نمبر 90: (ترجمہ) حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہؐ نے مجھے یا کسی اور کو ارشاد فرمایا کہ جب نظر بد ہو جائے تو دم کر لینا جائز ہے۔
(بخاری شریف 5738)

قرآن کی آیات یا احادیث میں مذکورہ متبرک الفاظ سے دم کے جواز کا ثبوت' دم کے جائز ہونے اور نظر لگنے کا ثبوت

حدیث نمبر 91: (ترجمہ) حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے ان کے گھر ایک بچی دیکھی جس کے چہرے پر سیاہ نشان تھے تو آپ نے فرمایا اس پر کسی سے دم کراؤ کیونکہ اسے نظر ہو گئی ہے۔ (بخاری شریف 5739)

حدیث نمبر 92: حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہؐ نے مجھے یا کسی اور کو ارشاد فرمایا کہ جب نظر بد ہو جائے تو دم کر لینا جائز ہے۔ (بخاری شریف 5738)

حدیث نمبر 93: (ترجمہ) (ترجمہ) حضرت عائشہؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہؐ نے ہر زہریلے جانور کے کاٹنے پر دم کرنے کی اجازت عنایت فرمائی ہے۔
(بخاری شریف 5741)

سبز رنگ کا آپؐ کو پسند ہونا ثابت ہوا

حدیث نمبر 94: (ترجمہ) حضرت انسؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہؐ کو سب کپڑوں سے زیادہ یمنی سبز یمنی چادر پسند تھی۔ (بخاری 5813)

حضرت قتادہؓ کے سوال کرنے پر حضرت انسؓ نے یہ حدیث بیان کی بعض ائمہ نے بیان کیا ہے کہ سبز رنگ اہل جنت کا ہوگا اس لئے آپ اس رنگ کو پسند فرماتے تھے۔

حدیث نمبر 95: (ترجمہ) حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہؐ کی وفات ہوگئی تو ایک ایک سبز یمنی چادر آپ کی مبارک نعش پر ڈالی گئی تھی۔
(بخاری شریف 5814)

حدیث نمبر 96: (ترجمہ) حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ سفید کپڑا اوڑھے سو رہے تھے پھر دوبارہ آیا تو آپ بیدار تھے اس وقت آپ نے فرمایا جس نے کلمہ (لا الہ الا اللہ) پڑھا پھر اس عقیدہ توحید پر اس کا خاتمہ ہوا تو وہ ضرور جنت میں داخل ہوگا میں نے عرض کیا اگرچہ اس نے زناء اور چوری کی ہو آپ نے فرمایا ہاں گر وہ زناء اور چوری کا مرتکب ہو میں نے پھر عرض کیا اگرچہ اس نے زنا اور چوری کی ہو؟ آپ نے فرمایا گو وہ زنا اور چوری کا مرتکب ہو میں نے پھر عرض کیا اگرچہ اس نے بدکاری اور چوری کا ارتکاب کیا ہو آپ نے فرمایا ہاں اگرچہ اس نے زنا

اور چوری کا ارتکاب کیا ہو چاہے اس میں ابوذرؓ کی رسوائی ہی کیوں نہ ہو؟ حضرت ابوذر جب یہ حدیث بیان کرتے تو یہ الفاظ ضرور بیان کرتے اگرچہ ابوذر کو یہ ناپسند ہو۔ (بخاری شریف 5827)

آنحضرتؐ کا شارع ہونا اور ریشم کا مرد کیلئے حرام ہونا

حدیث نمبر 97: (ترجمہ) حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے ریشمی لباس پہننے سے منع فرمایا ہے پھر آپ نے اپنی شہادت اور درمیانی دونوں انگلیوں کو ملا کر دکھایا (صرف اتنا جائز ہے اس سے کپڑے کا بیل بوٹا یا حاشیہ مراد ہے)۔ (بخاری شریف 5828)

حدیث نمبر 98: (ترجمہ) حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہؐ نے ہمیں سونے چاندی کے برتن میں کھانے پینے اور ریشم و دیبا کے پہننے اور اس پر بیٹھنے سے منع فرمایا۔ (بخاری شریف 5837)

حدیث نمبر 99: (ترجمہ) حضرت انسؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہؐ نے مرد کو زعفرانی رنگ کے استعمال سے منع فرمایا ہے۔ (بخاری شریف 5846)

حدیث نمبر 100: (ترجمہ) حضرت انسؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہؐ کے بال مبارک نہ بالکل سیدھے اور نہ بہت گھونگھریالے بلکہ قدرے خمیدہ تھے جو کندھے اور کانوں کے درمیانی رہتے تھے۔ (بخاری شریف 5905)

بعض روایات میں ہے کہ رسول اللہؐ کے بال مبارک کانوں کی لو تک تھے درحقیقت جب آپ بالوں میں کنگھی کرتے تو کندھوں تک آجاتے اور جب آپ انہیں کانٹے کنگھی نہ کرتے

تو کانوں تک رہتے۔ (فتح الباری ج 10 ص 358)

حدیث نمبر 101: (ترجمہ) حضرت انسؓ نے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہؐ کے ہاتھ پاؤں پر گوشت تھے میں نے ویسا خوبصورت تو آپ سے پہلے کسی کو دیکھا نہ آپ کے بعد اور آپ کی ہتھیلیاں چوڑی اور کشادہ تھیں (بخاری شریف 5907)

حدیث نمبر 102: (ترجمہ) حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ قزع سے منع فرماتے تھے۔ (بخاری شریف 5921)

حدیث نمبر 103: (ترجمہ) حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہؐ کے سامنے کچھ قیدی لائے گئے جن میں ایک عورت بھی تھی جس کی چھاتیوں سے دودھ ٹپک رہا تھا اور وہ دوڑ رہی تھی اتنے میں اسے ایک بچہ قیدیوں میں سے ملا اس جھٹ سے اسے چھاتی سے چمٹایا اور دودھ پلانے لگی تو رسول اللہؐ نے ہم سے فرمایا تمہارا کیا خیال ہے کیا یہ عورت اپنے بچے کو آگ میں جھونک دے گی ہم نے کہا ہرگز نہیں جب تک اسے قدرت ہو گی وہ اپنے بچے کو آگ میں نہیں ڈالے گی اس پر آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر اس سے زیادہ مہربان ہے جتنی وہ عورت اپنے بچے پر مہربان ہے۔ (بخاری شریف 5999)

حدیث نمبر 104: (ترجمہ) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ فرما رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے رحمت کے سو حصے بنائے ہیں ان میں سے ننانوے حصے اپنے پاس رکھے ہیں اور ایک حصہ زمین پر اتارا ہے اس ایک حصہ کی وجہ سے مخلوق ایک دوسرے پر رحم کرتی ہے یہاں تک کہ گھوڑا بھی اپنے بچے پر سے پاؤں اٹھا لیتا ہے کہ اس کو تکلیف نہ پہنچے۔ (بخاری شریف 6000)

حدیث نمبر 105: (ترجمہ) حضرت جابرؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا ایسا کبھی نہیں ہوا کہ رسول اللہؐ سے کبھی کوئی چیز مانگی گئی ہو تو آپ نے "نہیں" میں جواب دیا ہو۔ (بخاری شریف 6034)

حدیث نمبر 106: (ترجمہ) حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ فرما رہے تھے جو کوئی کسی مسلمان کو فاسق یا کافر کہے اور وہ درحقیقت فاسق یا کافر نہ ہو تو خود کہنے والا فاسق یا کافر ہو جائیگا۔ (بخاری شریف 6045)

حدیث نمبر 107: (ترجمہ) حضرت ثابت بن ضحاکؓ سے روایت ہے جو بیعت رضوان میں شامل تھے رسول اللہؐ نے فرمایا جس نے اسلام کے علاوہ کسی اور ملت کی قسم اٹھائی تو وہ ویسا ہی ہے جیسا کہ اس نے کہا اور ابن آدم پر اس نذر کا پورا کرنا ضروری نہیں جو اس کے اختیار میں نہ ہو اور جس نے دنیا میں کسی چیز سے خودکشی کی تو اسے قیامت کے دن تک اس چیز سے سزا دی جاتی رہے گی اور جس نے مومن پر لعنت کی وہ اس کے قتل کے مترادف ہے اور جس نے کسی مومن کو کفر سے متہم کیا وہ بھی اس کفر کے برابر ہے۔ (بخاری شریف 6047)

حدیث نمبر 108: (ترجمہ) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ فرما رہے تھے اللہ تعالیٰ میری امت کے تمام لوگوں کو معاف کر دیں گے مگر کھلم کھلا اور اعلانیہ گناہ کرنے والوں کو معاف نہیں کیا جائے گا اور یہ بے حیائی کی بات ہے کہ آدمی رات کے وقت ایک گناہ کرے اللہ نے اسے چھپا رکھا ہو لیکن وہ صبح ایک ایک سے کہتا پھرے کہ میں نے آج رات یہ کام کیا یہ کام کیا حالانکہ اللہ تعالیٰ نے رات بھر اس کے عیب کو چھپائے رکھا مگر اس نے صبح کو اپنے اوپر سے اللہ کے پردے کو اتار پھینکا۔

(بخاری شریف 6069)

حدیث نمبر 109: (ترجمہ) حضرت ابو مسعود انصاریؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا پہلی نبوت کی جو بات لوگوں نے پائی وہ یہ ہے کہ اگر تو بے حیاء ہے تو پھر جو تیرا جی چاہے کرتا رہ۔ (بخاری شریف 6120)

حدیث نمبر 110: (ترجمہ) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت زینبؓ کا نام پہلے برہ نیک اور صالح رکھا گیا تھا اس پر کہا گیا کہ وہ اپنے نفس کی پاکی ظاہر کرتی ہے تو رسول اللہؐ نے اس کا نام زینب رکھ دیا۔ (بخاری شریف 6192)

ام المومنین جویریہؓ کا نام بھی پہلے برہ تھا تو رسول اللہؐ نے اس کا نام بدل کر جویریہ رکھا اور پہلے نام کو ناپسند فرمایا۔ (فتح الباری 10/576)

حدیث نمبر 111: (ترجمہ) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے وہ رسول اللہؐ سے بیان کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ابن آدم کا زنا میں حصہ رکھ دیا ہے جو اس سے ضرور صادر ہوگا آنکھ کا زنا نظر بد سے دیکھنا ہے زبان کا زنا ناجائز گفتگو ہے اور نفس اس کی تمنا اور خواہش کرتا ہے پھر شرمگاہ اس خواہش کو سچا کرتی ہے یا جھٹلا دیتی ہے۔ (بخاری شریف 6243)

حدیث نمبر 112: (ترجمہ) حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہؐ کو کعبہ کے صحن میں ایسے بیٹھے ہوئے دیکھا کہ آپ اپنے ہاتھوں کا اپنی پنڈلیوں کے گرد حلقہ بنائے ہوئے تھے۔ (بخاری شریف 6272)

حدیث نمبر 113: (ترجمہ) حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا

ہر نبی کے لئے ایک دعا مستجاب ہوتی ہے جو وہ مانگتا ہے (اسے ملتا ہے) اور میں یہ چاہتا ہوں کہ اپنی دعا مستجاب کو آخرت میں اپنی امت کی شفاعت کے لئے اٹھا رکھوں۔
(بخاری شریف 6304)

رسول و نبی کو اختیار دیا جاتا ہے زندگی و موت کا جبکہ دوسرے لوگوں کو یہ اختیار حاصل نہیں اور ابوبکر صدیقؓ اعلم الصحابہ تھے

حدیث نمبر 114: (ترجمہ) حضرت ابوسعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا! اللہ تعالیٰ نے ایک بندے کو دنیا کے درمیان اور جو اس کے پاس اجر ہے اس کے درمیان اختیار دیا تو اس بندے نے اس کو اختیار کرلیا جو اس کے پاس ہے پھر حضرت ابوبکر صدیقؓ رونے لگے اور ہمیں ان کے رونے پر تعجب ہوا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے ایک بندے کو اختیار دیا ہے (تو اس میں رونے کی کیا بات ہے؟) دراصل رسول اللہ کو یہ اختیار دیا گیا تھا اور حضرت ابوبکر صدیقؓ ہم میں سب سے زیادہ علم والے تھے پھر رسول اللہؐ نے فرمایا: جس شخص نے اپنی صحبت میں اور اپنے مال میں سب سے زیادہ مجھ پر احسان کیا ہے وہ ابوبکر ہیں اور اگر میں اپنے رب کے سوا کسی کو خلیل بناتا تو ابوبکر کو بناتا لیکن ان کے ساتھ اسلام کی اخوت اور دوستی ہے مسجد کے ہر دروازہ کو بند کر دیا جائے سوائے ابوبکرؓ کے دروازے کے۔ (بخاری شریف 3654' بخاری 3904,466)

حدیث نمبر 115: (ترجمہ) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا تم میں سے ہر ایک کی دعا قبول ہوتی ہے بشرطیکہ وہ جلد بازی کا مظاہرہ نہ کرے یعنی یوں نہ کہے میں نے دعا کی تھی مگر قبول نہیں ہوئی۔ (بخاری شریف 6340)

حدیث نمبر 116: (ترجمہ) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا

جو کوئی اس دعا کو ایک دن میں سو بار پڑھے تو اسے دس غلاموں کی آزادی کا ثواب ملے گا اور اس کے لئے سو نیکیاں لکھی جائیں گی۔ سو برائیاں ختم کر دی جائیں گی اور وہ تمام دن میں شیطان کے شر سے محفوظ رہے گا اور اس سے کوئی شخص بہتر نہ ہو گا مگر وہ جس نے اس سے بھی زیادہ پڑھا ہو۔ دعا یہ ہے! اللہ کے علاوہ کوئی معبود حقیقی نہیں وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کے لئے تعریف ہے وہی ہر چیز پر قادر ہے۔ (بخاری شریف 6403)

حدیث نمبر 117: (ترجمہ) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جس نے سبحان اللہ وبحمدہ دن میں سو مرتبہ پڑھا اس کے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہو۔ (بخاری شریف 6405)

حدیث نمبر 118: (ترجمہ) حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا جو اللہ کا ذکر کرے اور جو نہ کرے ان کی مثال زندہ اور مردہ جیسی ہے۔ (بخاری شریف 6407)

فضائل ذکر، ذاکرین کی فضیلت کہ ان کے ساتھ بیٹھنے والے کو بخش دیا جاتا ہے

حدیث نمبر 119: (ترجمہ) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا اللہ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو گلی کوچوں میں گشت کرتے ہیں اور اللہ کا ذکر کرنے والوں کو تلاش کرتے ہیں جب انہیں ذکر الٰہی میں مصروف لوگ ملتے ہیں تو وہ اپنے ساتھیوں کو پکارتے ہیں ادھر آؤ تمہارا مطلوب حاصل ہو گیا آپ نے فرمایا یہ فرشتے جمع ہو کر ان لوگوں کو اپنے پروں سے آسمان دنیا تک گھیر لیتے ہیں آپ نے فرمایا کہ پھر ان کا پروردگار ان سے دریافت کرتا ہے حالانکہ وہ خود ان سے زیادہ واقف ہے کہ میرے بندے کیا کر رہے تھے یہ

عرض کرتے ہیں کہ وہ تیری تسبیح وتکبیر اور حمد وثناء میں مصروف تھے اللہ ان سے فرماتا ہے کہ
انہوں نے مجھے دیکھا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں نہیں اللہ کی قسم تجھے انہوں نے نہیں دیکھا ہے اللہ
فرماتا ہے اگر وہ مجھے دیکھ لیتے تو کیا ہوتا؟ فرشتے کہتے ہیں اگر وہ تجھے دیکھ لیتے پھر تو اس
سے بھی زیادہ تیری عبادت کرتے تیری حمد وثناء اور تیری تسبیح وتقدیس نہایت شدت سے
کرتے آپ نے فرمایا پھر اللہ فرماتا ہے اے فرشتوں وہ مجھ سے کس چیز کا سوال کرتے ہیں؟
فرشتے کہتے ہیں وہ تجھ سے جنت مانگتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انہوں نے جنت کو دیکھا ہے
فرشتے کہتے ہیں انہوں نے نہیں دیکھا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر دیکھ لیتے تو کیا ہوتا فرشتے کہتے
ہیں وہ دیکھ لیتے تو اسے حاصل کرنے کے لئے اس سے بھی زیادہ اس کی خواہش کرتے اس
میں رغبت کرتے ہوئے اس کے حصول کے لئے مزید کمربستہ ہو جاتے پھر اللہ تعالیٰ فرماتا
ہے وہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہیں؟ فرشتے کہتے ہیں وہ جہنم سے پناہ مانگتے ہیں اللہ تعالیٰ فرماتا
ہے انہوں نے دوزخ کو دیکھا ہے؟ فرشتے کہتے ہیں تیری ذات کی قسم! انہوں نے دوزخ
نہیں دیکھا ہے ارشاد ہوتا ہے اگر دوزخ دیکھ لیتے تو اس سے بھاگتے رہتے بے انتہا ڈرتے
رہتے پھر اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے اے فرشتوں! میں تمہیں گواہ کرتا ہوں کہ ان لوگوں کو میں
نے معاف کر دیا ہے ایک فرشتہ عرض کرتا ہے کہ ان ذکر کرنے والے لوگوں میں ایک شخص ذکر
کرنے والا نہیں تھا بلکہ وہ اپنی کسی ضرورت کے پیش نظر وہاں گیا تھا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ
ایسے لوگ ہیں کہ جن کے پاس بیٹھنے والا بھی بدنصیب نہیں ہو سکتا۔ (بخاری شریف
(6408

حدیث نمبر 120: (ترجمہ) حضرت مرداس اسلمیؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا
رسول اللہؐ نے فرمایا (قیامت کے نزدیک) نیک لوگ دنیا سے یکے بعد دیگرے اٹھ جائیں
گے، جو کے بھوسے یا کھجور کے کچرے کی طرح کچھ لوگ رہ جائیں گے جن کی اللہ کو ... پرواہ نہیں ہوگی۔ (بخاری شریف 6434)

حدیث نمبر 121: (ترجمہ) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا تم میں سے کسی کو اس کے عمل نجات نہ دیں گے صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ نہ آپ کے اعمال؟ آپ نے فرمایا کہ مجھے بھی میرے اعمال نجات نہیں دیں گے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی رحمت سے ڈھانپ لے تمہیں چاہئے کہ درستگی کے ساتھ عمل کرتے رہو میانہ روی اختیار کرو ہر صبح اور رات کے پچھلے حصے میں کچھ عبادت کرو مسلک اعتدال اختیار کرو اس اعتدال سے تم اپنی منزل مقصود پر پہنچ جاؤ گے۔ (بخاری شریف 6463)

آنحضرتؐ کے لئے علم غیب عطائی کا ثبوت

حدیث نمبر 122: (ترجمہ) حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہؐ حضرت ام حرام بنت ملحان کے گھر گئے' آپ نے وہاں پر تکیہ لگا لیا پھر آپ ہنسے' انہوں نے پوچھا یا رسول اللہؐ! آپ کسی وجہ سے ہنسے ہیں؟ آپ نے فرمایا میری امت کے کچھ لوگ اللہ کی راہ میں سمندر میں جہازوں پر سواری کریں گے' وہ جہاز بادشاہوں کے تخت کی طرح ہوں گے انہوں نے کہا یا رسول اللہؐ! آپ اللہ سے دعا کیجئے کہ اللہ مجھے بھی ان میں سے کر دے آپ نے دعا کی کہ اے اللہ! اس کو ان میں سے کر دے' پھر آپ دوبارہ ہنسے' انہوں نے پھر اس کی وجہ پوچھی یا اس کی مثل کہا آپ پھر پہلے کی طرح کہا حضرت ام حرام نے کہا آپ اللہ سے دعا کیجئے کہ اللہ مجھے ان میں سے کر دے آپ نے فرمایا تم پہلوں میں سے ہو اور دوسروں میں سے نہیں ہو حضرت انسؓ نے کہا پھر حضرت ام حرام نے حضرت عبادہ بن الصامت سے شادی کی وہ بنت قرظہ کے ساتھ سمندر میں سوار ہوئیں۔ جب وہ واپس لوٹی تو ایک سواری پر سوار ہوئیں اس سواری نے ان کو گرا دیا اور اس سے وہ فوت ہو گئی۔ (بخاری شریف 6877 ٬مسلم 1912 ٬ ترمذی 1645 ٬ ابوداؤد 2490 ٬ نسائی 3171 ٬ ابن ماجہ 2776 ٬ موطا امام مالک 39 ب٬ مسند احمد 27572 ٬ تبیان القرآن ج 7 ص 787۔

مستحب عمل پر دوام مطلوب و مستحب ہے

حدیث نمبر 123: (ترجمہ) حضرت عائشہؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہؐ سے سوال کیا گیا اللہ تعالیٰ کو کون سا عمل زیادہ محبوب ہے؟ فرمایا جو ہمیشہ کیا جائے گو تھوڑی مقدار میں ہو۔ (بخاری شریف 6465)

حدیث نمبر 124: (ترجمہ) حضرت سہل بن سعدؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا جو شخص مجھے اپنے جبڑوں کے درمیان زبان اور اپنی ٹانگوں کے درمیان شرمگاہ کی ضمانت دے دے تو میں اس کے لئے جنت کا ضامن ہوں۔ (بخاری شریف (64674

ولی اللہ کی شان کہ ان کا دشمن خدا کا دشمن اعضا ان کے اس میں طاقت خدائی' ان کی دعا قبول ہوتی ہے

حدیث نمبر 125: (ترجمہ) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے جس نے میرے دوست سے عداوت کی میں اسے خبردار کئے دیتا ہوں کہ میں اس سے لڑوں گا اور میرا بندہ جن جن عبادات سے میرا قرب حاصل کرتا ہے ان میں کوئی عبادت مجھے اس عبادت سے زیادہ پسند نہیں جو میں نے اس پر فرض کی ہے اور میرا بندہ نوافل کی ادائیگی سے میرے اتنا قریب ہو جاتا ہے کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں اور جب میں اس سے محبت کرتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے وہ اگر مجھ سے مانگتا ہے تو میں اسے دیتا ہوں وہ اگر پناہ طلب کرتا ہے تو اسے پناہ دیتا ہوں اور مجھے کسی کام میں جسے کرنا چاہتا ہوں اتنا تردد نہیں ہوتا جتنا اپنے مسلمان بندے کی جان نکالنے میں

ہوتا ہے وہ تو موت کو (بوجہ تکلیف جسمانی کے) برا سمجھتا ہے اور مجھے بھی اسے تکلیف دینا ناگوار گزرتا ہے۔ (بخاری شریف 6502)

حدیث نمبر 126: (ترجمہ) حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا میرا حوض ایک ماہ کی مسافت رکھتا ہے اس کا پانی دودھ سے زیادہ سفید اور مشک سے زیادہ خوشبودار ہے اس پر آسمانی ستاروں کے شمار میں آبخورے رکھے ہوئے ہیں جس نے اس میں سے ایک دفعہ پانی پی لیا تو وہ پھر کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔
(بخاری شریف 6579)

حدیث نمبر 127: (ترجمہ) حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے وہ رسول اللہؐ سے بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا (قیامت کے دن) ہمارے سامنے میرا حوض ہوگا وہ اتنا بڑا ہے کہ جس قدر جرباء سے اذرح کا درمیانی علاقہ ہے۔ (بخاری شریف 6577)

حدیث نمبر 128: (ترجمہ) حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا رسول اللہؐ نے فرمایا میرا حوض اتنا بڑا ہے جتنا ایلہ سے صنعاء کا درمیانی علاقہ اور اس پر آسمان کے تاروں کی گنتی کے برابر آبخورے رکھے ہوئے ہیں۔ (بخاری شریف 6580)

علم غیب عطائی کا ثبوت

حدیث نمبر 129: (ترجمہ) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے وہ رسول اللہؐ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ میں قیامت کے روز حوض کوثر پر کھڑا ہوں گا اتنے میں میرے اور ان کے درمیان سے ایک شخص نکل کر کہے گا ادھر آؤ میں کہوں گا کدھر؟ وہ کہے گا دوزخ کی طرف اللہ کی قسم! میں کہوں گا اس کی کیا وجہ ہے؟ وہ کہے گا یہ لوگ آپ کی وفات کے

بعد دین سے الٹے پاؤں برگشتہ ہو گئے تھے پھر ان کے بعد ایک اور گروہ نمودار ہو گا میں ان کو بھی پہچان لوں گا تو میرے اور ان کے درمیان سے ایک شخص نکلے گا وہ ان سے کہے گا ادھر آؤ میں پوچھوں گا کدھر؟ وہ کہے گا آگ کی طرف اللہ کی قسم! میں کہوں گا کس لئے؟ وہ کہے گا یہ لوگ آپ کی وفات کے بعد الٹے پاؤں پھر گئے تھے میں سمجھتا ہوں ان میں سے ایک آدمی بھی نہیں بچے گا ہاں جنگل میں آزادانہ چرنے والے اونٹوں کی طرح چند لوگ رہائی پائیں گے۔ (بخاری شریف 6587)

حدیث نمبر 130: (ترجمہ) حضرت حارثہ بن وھبؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا۔ میں نے رسول اللہؐ سے سنا آپ نے حوض کوثر کا ذکر کیا تو فرمایا اس کا اتنا طول وعرض ہے جتنا مدینے سے صنعاء تک کا فاصلہ ہے۔ (بخاری شریف 6591)

وسعت علم غیب عطائی آنحضرت ﷺ

حدیث نمبر 131: (ترجمہ) حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہؐ نے ہمیں خطبہ ارشاد فرمایا اور قیامت تک جتنی باتیں ہونا تھیں وہ سب بیان فرمائیں اب جس نے انہیں یاد رکھنا تھا انہیں یاد رکھا اور جس کو بھولنا تھا وہ بھول گیا اور میں جس بات کو بھول گیا ہوں اب اسے ظہور پذیر دیکھ کر اس طرح پہچان لیتا ہوں جس طرح کسی کا ساتھی غائب ہو کر ذہن سے اتر جائے تو پھر جب وہ اس کو دیکھے تو پہچان لیتا ہے۔ (بخاری شریف 6604)

حضرت حذیفہؓ فرمایا کرتے تھے کہ مجھے قیامت تک ہونے والے فتنوں سے آگاہی ہے بلکہ رسول اللہؐ نے تین سو کی تعداد میں فتنہ کے سرغنوں کی نام بنام نشاندہی فرمائی تھی۔

(فتح الباری 11/496)

آنحضرتؐ کی محبت اپنی جان سے بھی زیادہ ہونی چاہئے

حدیث نمبر 132: (ترجمہ) حضرت عبداللہ بن ہشامؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا ہم رسول اللہؐ کے پاس ہی تھے جبکہ رسول اللہؐ نے حضرت عمرؓ کا ہاتھ تھاما ہوا تھا حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! آپ مجھے میری جان کے علاوہ ہر چیز سے زیادہ عزیز ہیں اس پر رسول اللہؐ نے فرمایا نہیں اے عمرؓ قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تمہارا ایمان اس وقت تک پورا نہیں ہوسکتا جب تک تم اپنے نفس سے بھی زیادہ مجھ سے محبت نہ کرو یہ سن کر حضرت عمرؓ نے عرض کیا اگر یہی بات ہے تو آپ میرے نفس سے بھی زیادہ مجھے محبوب ہیں۔ آپ نے فرمایا ہاں اے عمرؓ اب تمہارا ایمان پورا ہوا۔ (بخاری شریف 6632)

محبت دلی چیز ہے ایک آدمی گناہگار ہونے کے باوجود عاشق رسول ہوسکتا ہے

حدیث نمبر 133: (ترجمہ) حضرت عمر بن خطابؓ سے روایت کہ ایک شخص تھا جسے رسول اللہؐ کے زمانہ مبارک میں لوگ عبداللہ الحمار کہا کرتے تھے وہ رسول اللہؐ کو ہنسایا کرتا تھا اور آپؐ نے اسے شراب نوشی پر سزا بھی دی تھی ایک بار ایسا ہوا کہ لوگ اسے گرفتار کر کے لائے تو آسے رسول اللہؐ کے حکم پر کوڑے لگائے گئے قوم میں سے ایک شخص نے کہا یا اللہ! اس پر لعنت کر یہ کمبخت کتنی مرتبہ شراب نوشی میں گرفتار ہوا ہے تب رسول اللہؐ نے فرمایا اس پر لعنت نہ کرو اللہ کی قسم! مجھے معلوم ہے کہ یہ اللہ اور اس کے رسولؐ سے محبت رکھتا ہے۔ (بخاری شریف 6780)

